22-5-2019

دورہ قرآن(2019)

پارہ نمبر30 (عَمَّ)

✷ نبی ﷺ نے فرمایا:

کہ جو شخص علم کے راستے پر چلے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔ آپ سب کو علم کی مجلس میں، قرآن کی مجلس میں خوش آمدید کہتی ہوں اور دعا کرتی ہوں کہ واقعی اللہ تعالیٰ ہمارے لیے جنت کی راہیں آسان کر دے۔

سورۃ النباء

❖ آیت 3

قیامت کے بارے میں یا قرآن مجید کے بارے میں اختلاف رکھتے ہیں۔ اہل مکہ کو خطاب ہے۔ تم آپس میں ایک دوسرے سے چہ مگوئیاں کرتے ہو۔ قرآن سنتے ہو، آخرت کے بارے میں سنتے ہو اور پھر کبھی اس کو مانتے ہو، کبھی اس کا انکار کرتے ہو، کبھی اس کے بارے میں شک کرتے ہو۔ تو انھیں بتا دیا گیا، warn کر دیا گیا کہ اگر آج ایمان نہیں لاتے تو جلد ہی تمہیں اس کی حقیقت پتہ چل جائے گی۔

❖ آیت 4-5

یعنی آج اس دنیا میں اگر کوئی انسان آخرت کا انکار کرتا ہے، قیامت کے آنے کا انکار کرتا ہے تو اس کے انکار سے ایسا تو نہیں ہو سکتا کہ قیامت نہ آئے، وہ تو آئے گی اور جب آئے گی تو اتنے بڑے پیمانے پر آئے گی کہ یہ خود دیکھ لیں گے، یہ سب جان لیں گے اور پھر کوئی بھی وہاں سے بھاگ نہ سکے گا۔ لیکن اس کے آنے سے پہلے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کائنات کی نشانیوں کو دکھا کر اس کے بارے میں یقین دہانی فرما رہے ہیں۔

❖ آیت 6-9

تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ یہاں پر ان لوگوں کو جو انکار کر رہے تھے کچھ نشانیاں دکھا رہے ہیں کہ کیا ہم نے تمہیں بڑی بڑی نعمتوں سے نوازا نہیں؟ کیا تمہارے لیے زمین کو نرم اور کھیتی باڑی کرنے اور گھر بنانے کے لیے، راستے بنانے کے لیے ہموار نہیں کر دیا؟ اور پہاڑوں کو میخیں نہیں بنا دیا وہ تمہیں لے کر ڈھلک نہ جائیں اور تمہارے اندر مرد اور عورت کی شکل میں جوڑا پیدا کیا تا کہ تم ایک دوسرے سے سکون حاصل کرو۔ آپس میں ایک دوسرے سے محبت ہو اور دونوں سے پھر اولاد ہو۔ تو یہ تمام نعمتیں تمہیں عطا نہیں کیں۔ پھر اسی طرح تمہاری نیند کو تمہاری راحت کا ذریعہ بنایا کہ جو تمہیں ان تمام چیزوں سے کاٹ دیتی ہے جو تمہیں تکلیف دیتی ہیں یعنی نیند سے تمہیں بے پناہ فائدے حاصل ہوتے ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ نیند صرف تھکاوٹ ہی دور نہیں کرتی بلکہ انسان کے جسم سے بہت سارے زہریلے مادوں کے اخراج کا باعث بھی بنتی ہے۔ صحت کے لیے انتہائی ضروری ہے اور جہاں تک نیند کا تعلق ہے تو اس کے لیے ہم سب کو فطرت کی طرف آنا چاہیئے۔ یعنی رات کو وقت پر سونا چاہیئے اور دن کو کام کاج کے لیے رکھنا چاہیئے۔ رات کو دیر سے سونا خلاف فطرت عمل ہے اور عشاء کے بعد جاگتے رہنے کی ممانعت کی گئی ہے۔

یادرکھیے

کہ جب ہم ایک سنت کے خلاف جاتے ہیں، جب ہم ایک چیز ایسی کرتے ہیں تو اسکے نتیجے میں بہت سی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔

✷ ابوبرزہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ عشاء سے پہلے سونا اور اس کے بعد گفتگو کرنے کو ناپسند فرماتے تھے۔

✷ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز سے پہلے نہیں سوتے تھے اور عشاء کے بعد باتیں نہیں کرتے تھے۔

اور عشاء کے بعد خاص طور پر لغویات میں مشغول ہونا، بیکار کے کام کرنا، ادھر ادھر گپ شپ لگانا، فون پر باتیں کرتے رہنا۔ ان تمام چیزوں سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

✧ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ان لوگوں کو اس حرکت پر مارتے تھے اور کہتے تھے تم رات کے اول حصے میں گپے مارتے ہو اور آخری حصے میں سوتے ہو۔

جبکہ مومن کی شان کیا ہے؟

کہ وہ رات کے آخری حصے میں جاگتا ہے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عبادت کرتا ہے۔

توجو لوگ فطرت پر ہوتے ہیں، ان چیزوں پر عمل کرتے ہیں ان کی زندگیوں میں بہت سی مشکلات ختم ہو جاتی ہیں۔ جب ہم خلاف فطرت چلتے ہیں تو اس وقت نہ صرف یہ کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی، ایک سسٹم کی نافرمانی اور خلاف ورزی کر رہے ہوتے ہیں بلکہ اس کے نتیجے میں بہت سی مشکلات کو بھی فیس کر رہے ہوتے ہیں۔

اب ان نشانیوں کو بتایا جو سب کو نظر آتی ہیں۔

❖ آیت15-16

یہ بارش تمہارے لیے زمین پر ہریالی لاتی ہے اور تمہارے لیے بیشمار فائدوں کی چیز ہے جس میں سبزیاں اور پھل اور غذائیں جو ہیں وہ اگتی ہیں۔

❖ آیت17

یہ ساری نشانیاں اس بات پر دلیل ہیں کہ بیشک فیصلے کا ایک دن مقرر ہے۔ یعنی فیصلے کا دن ایک مقرر وقت پر آ ہی جائے گا۔ جس رب نے یہ سب کچھ بنایا، اس رب نے یہ قیامت کے بارے میں تمہیں بتایا اس لیے اس کا آنا بعید از قیاس نہیں۔

❖ آیت18

قیامت کیسے آئے گی؟ جس دن صور پھونکا جائے گا تو تم فوج در فوج یعنی زمین کی تہوں کے اندر سے جیسے فوجی اور لشکر نکلتے ہیں کہیں سے ایسے ہی انسان نکل آئیں گے۔

❖ آیت20

اور دوسری جگہ پر آتا ہے کہ پہاڑوں کو اڑا دیا جائے گا تو وہ رنگین روئی کی طرح اڑ رہے ہوں گے اور اس کے بعد پھر یہ ہے کہ زمین بالکل صاف ستھری ہو جائے گی۔

❖ آیت30

جہنم کی آگ دنیا کی آگ سے 69 times زیادہ hot ہے، گرم ہے، لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ کہ اس کی گرمی میں کمی نہیں ہوگی۔ دنیا میں جب کوئی آگ بھڑکائی جاتی ہے تو تھوڑی دیر کے بعد شعلے بیٹھنے لگتے ہیں ٹھنڈے ہونے لگتے ہیں۔ آگ کے اندر اگرچہ تیزی ہوتی ہے لیکن وہ تیزی کم ہو جاتی ہے۔ لیکن جہنم کے اندر کی جو آگ ہے اس کی تیزی کم نہیں ہوگی، بڑھتی چلی جائے گی۔

فَذُوقُوا۟ فَلَن نَّزِيدَكُمْ إِلَّا عَذَابًا یعنی بڑھے گا یا زیادہ ملے گا تو عذاب ہی ملے گا۔

❖ آیت 35

یعنی جنت لغو اور بے فائدہ باتوں سے پاک ہے۔ یعنی اس میں کوئی گناہ والی بات نہیں ہوگی، کوئی کسی سے جھوٹ نہیں بولے گا، کوئی کسی کو چیٹ نہیں کرے گا، کوئی کسی کے ساتھ زیادتی نہیں کرے گا بلکہ وہ سلامتی کا گھر ہے اور اس میں موجود ہر چیز نقص سے پاک ہوگی۔

اور جنتیوں سے کم سے کم تکلیف جو ہے اس کی بھی نفی کی گئی ہے۔ یعنی physical torture تو کسی صورت میں ہوگا ہی نہیں کسی بھی شکل میں کیونکہ پیچھے ہم پڑھ چکے ہیں کہ وہاں کا ٹمپریچر بھی بہت زبردست ہوگا، نہ سخت گرمی ہوگی، نہ سخت سردی ہوگی بلکہ درمیانہ رہے گا۔

اسی طرح نہ بہت تیز روشنی ہوگی دھوپ کی اور نہ ہی بالکل بادلوں کا اندھیرا ہوگا بلکہ درمیانہ درجے کی روشنی ہوگی کہ جو آنکھوں کو بھائے اور سارے مناظر کو خوبصورت بنادے۔ کبھی کبھی ایسے بادل ہوتے ہیں کہ زمین پر ایک عجب سی روشنی ہوتی ہے کہ سبز رنگ بھی نکھر جاتا ہے اور باقی رنگ بھی دھل جاتے ہیں اور ایک آنکھوں کو بھانے والا منظر ہوتا ہے۔ تو وہاں کی ہر چیز ہی بہترین ہوگی۔

یعنی کوئی ادنیٰ درجے کی بھی تکلیف نہیں ہوگی حتیٰ کہ کوئی کسی کی بات سے ہرٹ نہیں ہوگا۔ یعنی کسی کو کسی کی کوئی بات بری ہی نہیں لگے گی۔

تو آپ دیکھیے کہ دنیا میں ایسا موقع نہیں آتا۔ شادی کا موقع ہو۔ غمی کا موقع ہو۔ کوئی فنکشن ہو، کوئی بڑی gathering ہو تو کسی نہ کسی کی کوئی بات بری لگ جاتی ہے چاہے وہ صحیح ہی کیوں نہ ہو۔ لیکن وہاں پر کسی کو کسی کی کوئی بات بھی بری نہیں لگے گی۔ صرف سلامتی کی باتیں ہی ہوں گی۔

❖ **آیت 36** جنت میں مختلف درجات ہیں اور ہر ایک کا درجہ اس کے عمل کے مطابق ہوگا۔

❖ **آیت 38** lines کے اندر پورے ڈسپلن کے ساتھ۔ یعنی ایسا نہیں کہ ہر ایک اٹھ کر سفارش کرلے گا۔ یہ اللہ تعالیٰ کے اذن سے ہوگا۔

❖ **آیت 39** یہ سچا دن ہے یہ ہو کر رہے گا۔ یہ ہم سب کو دیکھنا ہوگا۔

❖ آیت 40

انسان اپنے سارے اعمال کو سامنے پائے گا۔ سب کچھ نظر آئے گا۔ ایک چھوٹی سی بات پر اگر ہم نے اپنے ماتھے پر بل بھی ڈالے تو وہ بھی ہمیں نظر آجائیں گے کہ ہم نے کس موقع پر کس طرح react کیا۔

اور کافر کہتا کہ کاش میں مٹی ہوتا۔ میں پیدا ہی نہ ہوتا اور آج حساب کتاب کا دن دیکھنا نہ پڑتا۔

سورۃ النازعات

❖ **آیت 1** موت کے وقت کا منظر ہے کہ کس طرح فرشتے جسم کے اندر داخل ہو کر روح کو نکالتے ہیں۔ اور نزع کا مطلب ہوتا ہے سختی سے کھینچنا جیسے جان جو ہے وہ چھپتی پھر رہی ہو تو وہ اسے چھوڑیں گے نہیں اسے سختی سے کھینچ لیں گے۔

❖ **آیت** 2یعنی ہر طرح کی رکاوٹوں کو اندر سے دور کر لیں گے۔

❖ **آیت 3** یعنی اپنا کام بجالاتے ہیں ہمیں نظر نہیں آتے لیکن وہ ہر طرف اللہ کے حکم سے دوڑتے پھر رہے ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی فوری طور پر اطاعت کرتے ہیں۔

❖ **آیت 4** یعنی فرشتے جو ہیں وہ اللہ تعالیٰ کا حکم بجالانے میں ایک دوسرے سے آگے نکلتے ہیں۔

❖ **آیت 6** یعنی جب قیامت آئے گی تو شدید زلزلہ ہو گا، اس کے بعد زلزلہ کا ایک اور جھٹکا پڑے گا یعنی ایک کے بعد ایک زلزلہ ہو گا اور وہ ختم نہیں ہو گا۔

❖ **آیت 14** یہ میدان حشر ہو گا۔

❖ **آیت 18** اپنا تزکیہ کر لے، اپنی بری چیزوں سے، اپنے ظاہر اور باطن کو پاک کر لے۔

❖ **آیت 19** یعنی اللہ کی عظمت تیرے دل میں آجائے۔

❖ **آیت 24**

فرعون نے کہا: موسیٰ جس رب کی طرف بلا رہے ہیں وہ رب نہیں میں رب ہوں۔ گویا فرعون نے اللہ کے ساتھ اپنے آپ کو شریک کیا۔ ایک تو ہوتا ہے دوسروں کو شریک کرنا اور ایک یہ کہ خود کو شریک کر لیا بلکہ اس کے بدلے میں اپنے آپ کو رب بنا کر پیش کیا تو اس سے فرعون کے تکبر کا اندازہ لگائیے۔
نتیجہ کیا ہوا اس کے اس تکبر کا؟ کیا واقعی اس کے نفس نے اس کو جو دھوکا دیا تھا اپنے آپ کو بڑی چیز سمجھا تو وہ ویسے ہی تھا؟ نہیں

❖ **آیت 25** چنانچہ اللہ نے اسے دنیا و آخرت کے عذاب میں پکڑ لیا۔ دنیا میں بھی ڈوب کر مرا اور پھر اسکے جسمکو نشان عبرت بنا دیا گیا اور اب مصر کے عجائب خانے میں اس کا جسم رکھا ہوا ہے جو سب دیکھنے والوں کے لیے ایک نمونہ عبرت ہے۔

❖ **آیت 26** کہ تکبر سے انسان کی دنیا میں اور آخرت میں بھی شامت ہی شامت ہے۔

❖ **آیت 27** انسان کی پیدائش مشکل نہیں جو تم سمجھتے ہو کہ دوبارہ کیسے پیدا ہو گا؟ بلکہ اس کے مقابلے میں آسمان کی تخلیق کو دیکھو۔

❖ **آیت35** اس دن انسان اپنی کوشش کو یاد کرے گا جو اس نے دنیا میں محنت کی، بھاگ دوڑ کی، جن کاموں کے پیچھے تھا، جو اس کا ہم و غم تھا، جس کے لیے وہ اپنی سوچ دوڑاتا تھا، جس کے پیچھے اسکا دل تھا، جس کے پیچھے وہ بھاگتا رہتا تھا۔ ان سب چیزوں کو یاد کرے گا کہ وہ کیا تھیں؟ مقصد کیا تھا؟ نیت کیا تھی؟ منزل کیا تھی؟ زندگی میں goals کیا تھے؟

اگر وہ آخرت oriented تھے تو کامیاب ہی کامیاب ہو گا اور اگر وہ صرف دنیا ہی کی دوڑ تھی تو انسان اس پر پشیمان ہو گا۔

❖ **آیت37**

جس نے سرکشی کی یعنی اللہ کا حکم نہیں مانا، اپنا سر اٹھایا کہ نہیں میری عقل زیادہ ہے میں زیادہ صحیح سوچ رہا ہوں۔ یہ قرآن out dated کتاب ہے۔ چودہ سو سال پہلے کی باتیں ہیں۔ تو جو شخص سرکشی دکھائے، تکبر کرے اور اس کتاب کے سامنے، اپنے رب کے سامنے نہ جھکے۔ تو اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ کیوں؟ دنیا کی زندگی کو ترجیح دے۔

❖ **آیت39**

یعنی دنیا کی زندگی کو ترجیح دینا، اپنی خواہشات کے پیچھے دوڑنا اور اللہ کی نافرمانی کرنا، اس کا انکار کرنا اور اللہ کے احکامات کو نہ ماننا یہ انسان کو برے انجام کی طرف لے جانے والا ہے۔

❖ **آیت40** یعنی ان خواہشات سے جن پر شریعت نے پابندی لگائی ہے۔

❖ **آیت41**

تو جنت میں جانے کے لیے کیا ضروری ہے؟

اپنی خواہشات کو کنٹرول کرنا۔ اپنے نفس کو کنٹرول کرنا۔ اپنے نفس کا تزکیہ کرنا۔

بعض حکماء کہتے ہیں کہ جب آپ کوئی درست کام کرنا چاہیں تو اپنی خواہش کو پہچان کر، اس کی مخالفت کریں۔ یعنی تمام اعمال میں سب سے افضل عمل خواہش کی مخالفت کرنا ہے۔

یعنی انسان یہ دیکھے کہ کیا میں صرف اپنے نفس کی satisfaction کے لیے یہ کام کر رہا ہوں یا اللہ رب العزت کی خاطر یہ کر رہا ہوں۔ یعنی صرف وہی اچھے اچھے کام نہ کریں جن کو آپ کا دل چاہتا ہو اور باقی وہ چھوڑ دیں جن کو آپ کا دل نہ چاہتا ہو بلکہ اللہ کا قرب عطا کرنے والے وہ سارے کام کریں خواہ دل چاہتا ہو یا نہ چاہتا ہو۔

بعض لوگ نیکی کے کچھ کام کرتے ہیں لیکن وہ انکی پسند اور چوائس کے ہوتے ہیں جو دل چاہتا ہے وہ کریں۔

مثلاً بیماروں کی عیادت ہے یا غریبوں کی مدد ہے، محتاجوں کی مدد لیکن اگر انھیں نماز کی طرف بلایا جائے تو ان کا دل نہیں مانتا ان کا تو یہ خواہش نفس کی پیروی ہے۔ بظاہر ہم جسے بڑا نیک کام کہہ رہے ہیں لیکن حقیقت میں وہ اپنی مرضی اپنے self-satisfaction کے لیے کچھ کر رہے ہوتے ہیں۔ اس میں نیت خالص نہیں ہوتی۔ تو اللہ کو جو چیز پسند ہے وہ یہ کہ ہر کام اس کی رضا کے لیے کیا جائے کیونکہ یہ نعمتیں اسی کی دی ہوئی ہیں۔

کیوں اس کی رضا کے لیے کیا جائے؟ اور کیوں وہ یہ مطالبہ کرتا ہے؟

کیونکہ اسی سے انسان کا خالص ہونا ثابت ہوتا ہے۔

سورۃ عبس

❖ آیت 3-1

ان آیات کے پیچھے ایک پس منظر ہے۔ روایات میں آتا ہے کہ یہ آیات عبد اللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے سلسلے میں نازل ہوئیں۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آکر کہنے لگے اے اللہ کے رسول مجھے وعظ و نصیحت فرمایئے۔ اور جس وقت انھوں نے کہا اس وقت رسول اللہ ﷺ مشرکین کے اکابر میں سے، بڑوں میں سے کسی بڑے کے ساتھ کوئی دین کی بات کر رہے تھے اس کو سمجھا رہے تھے۔ تو چونکہ آپ پہلے سے ایک کام میں مشغول تھے تو عبد اللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ جو ایک نابینا تھے جنہیں نظر نہیں آیا تو انکی interference آپ کو کچھ ناگوار سی محسوس ہوئی تو آپ نے تھوڑا سا ان سے اعراض کیا، یعنی تھوڑا ان کو جواب نہیں دیا اور اس مشرک کی طرف توجہ کرتے رہے اور اس سے کہتے رہے کہ جو تمہیں میں کہہ رہا ہوں کیا تم اس میں کوئی حرج پا رہے ہو۔ وہ کہتا نہیں۔ آپ کو امید تھی کہ شاید یہ مسلمان ہو جائے۔

لیکن اس کے باوجود کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اخلاق کی بلندی پر فائز کیا ہے اس لیے اللہ تعالیٰ نے آپ سے فوراً فرمایا کہ نہیں۔ ایک نابینا شخص جو نصیحت قبول کرتا ہے اور جو کچھ سیکھنے کے لیے آیا ہے اللہ کی نگاہ میں وہ کہیں زیادہ قیمتی ہے اس بڑے انسان سے کہ جو حجتیں کرتا ہے اور صحیح طور پر ماننے کو تیار نہیں ہے۔

تو اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ اللہ کی نگاہ میں ایک انتہائی معمولی انسان جس کو دنیا میں importance نہیں دی جاتی اللہ کے ہاں بہت عظیم ہو سکتا ہے۔ اس کے درجات بہت بلند ہو سکتے ہیں۔ اگر اس کے اندر ایمان ہے، اگر اس کے اندر اخلاص ہے اور اگر وہ دین سیکھنے کا شوق رکھتا ہے بہ نسبت اس شخص کے جو دنیاوی اعتبار سے بہت influential ہے، بڑا مقام رکھتا ہے لیکن دین کی طرف آنے سے کتراتا ہے۔ تو بظاہر یوں لگتا ہے کہ یہ شخص زیادہ فائدہ دے گا لیکن اللہ کے نزدیک یہ کمزور انسان زیادہ قوی ہے اور زیادہ عزت والا ہے۔

تو اس سے ہمیں اندازہ کر لینا چاہیئے کہ جن چیزوں کے پیچھے ہم دوڑ رہے ہیں وہ اللہ کے ہاں بڑا مقام دلانے والی نہیں۔ اللہ کے ہاں بڑا مقام اسی کا ہے جو اس کی طرف دوڑتا ہے۔

تو ہم سب کو دیکھنا چاہیئے کہ ہماری دوڑ کس چیز کی طرف ہے؟

اللہ کی طرف، اللہ کی کتاب کی طرف، اللہ کے دین کی طرف، اس کے سیکھنے سکھانے کی طرف یا صرف دنیا کی طرف یا دنیا کی خواہشات پوری کرنے کی طرف کہ جن کو اپنا کر بعض اوقات ہم سمجھتے ہیں کہ ہماری بہت شان و شوکت ہو جائے گی۔

تو اصل مقام اسی کا ہے جس کا مقام رب کائنات کی نگاہ میں بڑا ہو۔ ہمیں اپنا مقام وہیں تلاش کرنا چاہیئے۔

❖ **آیت 8** کیونکہ کسی نابینا کا آنا آسان کام نہیں۔

❖ آیت 11-16 تو اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ یہ کتاب کوئی معمولی کتاب نہیں۔ اللہ کے ہاں اس کا بہت بڑا مقام اور مرتبہ ہے اور اس کے ہر step پر اس کو برکت اور فضیلت بخشی گئی ہے۔ اور جو شخص اس کتاب کو اہمیت دے گا، اس کو عزت بخشے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو بھی عزت بخشے گا۔

تو قرآن کا جو ماہر ہے وہ بھی معزز فرشتوں کے ساتھ ہو گا۔ لیکن جو اٹک اٹک کر پڑھتا ہے اور اس کو پڑھنے میں دشواری پیش آتی ہے تو اس کے لیے بھی دگنا اجر ہے۔ یعنی کوئی بھی شخص جو اس کتاب کی طرف آتا ہے وہ خیر پائے بغیر واپس نہیں جائے گا۔

❖ آیت 21-22 یعنی قبر end of life نہیں ہے۔ اس کے بعد دوبارہ جی اٹھنا ہے۔

❖ آیت 33 یعنی قیامت، جس دن کان اس صور کی وجہ سے اس چیخ کی وجہ سے بہرے ہو رہے ہوں گے، مر جائیں گے، بے ہوش ہو جائیں گے لوگ۔

❖ آیت 34-36 اس دن کوئی کسی کو نہیں پوچھے گا۔ یہ سارے رشتے ختم ہو جائیں گے۔

فَإِذَا نُفِخَ فِي ٱلصُّورِ فَلَآ أَنسَابَ بَيۡنَهُمۡ يَوۡمَئِذٖ وَلَا يَتَسَآءَلُونَ۔ اس دن نہ رشتے کام آئیں گے اور نہ کوئی کسی کا حال پوچھے گا۔

اس دن انسان بھاگے گا اپنے بھائی سے اور اپنی ہی ماں سے حالانکہ جب دنیا میں کوئی تکلیف ہوتی ہے تو انسان ماں کی طرف دوڑتا ہے لیکن اس دن ماں سے بھی کنی کترائے گا۔ کہ کوئی مجھ سے کوئی favor نہ مانگے۔

❖ آیت 37

✷ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن لوگوں کو اٹھایا جائے گا تو وہ ننگے بدن، ننگے پاؤں بغیر ختنہ کے ہوں گے۔ ان کا پسینہ ان کو لگام ڈالے گا وہ ان کے کانوں کی لوؤں تک پہنچ جائے گا۔

✷ سودہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے کہا اے اللہ کے رسول ہائے شرم گاہیں نظر نہیں آئیں گی؟ اور لوگ ایک دوسرے کو دیکھیں گے۔ آپ نے فرمایا کہ ایسا کرنے سے لوگ مشغول ہوں گے۔ یعنی ہر ایک کو اپنی ایسی پڑی ہو گی کہ اس کو کسی کی طرف دیکھنے کا ہوش نہیں ہو گا، کوئی کسی کو نہیں دیکھے گا پھر آپ نے یہی آیت تلاوت فرمائی۔

لیکن کچھ لوگ اس دن بڑے خوش ہوں گے۔

❖ آیت 42 یعنی کافر بھی اور جو لوگ بد اعمال ہیں ٱلۡفَجَرَةُ۔ فاجر و فاسق وہ بھی انکا بھی یہی انجام ہو گا۔

سورۃ التکویر

❖ آیت 4 یعنی اونٹنیوں کے مالک اپنی اونٹنیوں سے غافل ہو جائیں گے۔

❖ آیت 6 یعنی سمندر میں آگ بھڑک اٹھے گی۔

❖ آیت 7 یعنی مرتے وقت ہماری جان جسم سے الگ ہو جائے گی۔ اور قیامت کا دن آئے گا تو روح واپس جسم سے جڑ جائے گی انسان پھر ہوش و حواس کے ساتھ زندہ ہو جائے گا۔

اسی طرح وَإِذَا ٱلنُّفُوسُ زُوِّجَتۡ کا ایک معنی یہ بھی کیا گیا ہے
کہ قیامت کے دن ایک جیسے عمل کرنے والے اکٹھے ہو جائیں گے۔یعنی جو جس سے محبت کرتا ہو گا،جو جس طرح کے کام کرتا ہو گا ان کو اکٹھا کر دیا جائے گا۔جو اللہ کی رضا کی خاطر اللہ کی محبت میں ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں ان کو جنت میں ملا دیا جائے گا اور جو شیطان کی پیروی میں ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں ان کو جہنم میں اکٹھا کر دیا جائے گا۔

تو آدمی قیامت کے دن اسی کے ساتھ ہو گا جس سے وہ دنیا میں محبت کرتا ہو گا خواہ وہ یہ چاہتا ہو یا نہ چاہتا ہو۔لیکن اس دن تو انسان اپنے ہی دوستوں کے ساتھ ہو گا۔ تو دنیا میں دیکھ لینا چاہیئے کہ ہماری محبتیں کس کے ساتھ ہیں اور ہم کس کے ساتھ رہنا پسند کرتے ہیں۔

❖ آیت 8-9

✷ قیس بن عاصم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے کہا اے اللہ کے رسول میں نے دور جاہلیت میں اپنی آٹھ بیٹیوں کو زمین میں دفن کیا ہے زندہ۔یہ حالت تھی دور جاہلیت کی۔تو اب وہ پشیمان تھے مسلمان ہو کر کہ اب میں اس کا کفارہ کیسے ادا کروں؟اسی طرح بعض خواتین جو لاعلمی میں بچوں کو abort کرا دیتی ہیں پیٹ کے اندر پھر وہ پوچھتی ہیں کہ کیا کریں؟تو نبی ﷺ نے ان میں سے ہر ایک کے عوض ایک غلام آزاد کرنے کا کہا۔اس نے کہا کہ میں تو اونٹوں والا ہوں میرے پاس غلام نہیں آپ نے فرمایا:اگر تو چاہتا ہے تو ان کی طرف سے یعنی ہر بچی کی طرف سے ایک اونٹ قربان کر۔

❖ آیت 10

یہ کتاب زندگی سامنے آجائے گی۔سب کیا دھرا سامنے دیکھ لے گا انسان۔جو چھپ چھپ کے کام کیے،جو لوگوں کے سامنے کیے،سب سامنے آجائیں گے۔

❖ آیت 14

کیا جمع پونجی ! یہ دنیا ہمیں اللہ نے دی ہے کہ ہم جنت کے لیے کمائی کر لیں۔وہاں کے لیے کچھ تیار کر لیں۔تو وہاں جا کر پتہ چلے گا کہ کیا کما کر لائے ہیں؟کیا حاصل کیا دنیا میں؟اس دن کے لیے اس آخرت کے لیے کیا اکٹھا کیا؟کون سے نیک اعمال کیے؟

❖ آیت 20

اشارہ ہے جبریل علیہ السلام کی طرف۔

✷ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"میں نے سِدۡرَةِ ٱلۡمُنتَهَىٰ کے پاس جبریل کو دیکھا ان کے چھ سو پر تھے۔ان کے پروں سے موتی،ہیرے، یاقوت جھڑ رہے تھے"۔

✷ نبی ﷺ نے یہ بھی فرمایا:"میں نے جبریل علیہ السلام کو دیکھا ان کے پاؤں کے روئیں موتی کی طرح تھے۔ان کی مثال سبزے پر بارش کے قطروں کی طرح ہے کہ جیسے شبنم پڑی ہوئی ہوتی ہے ایسے ہی انکے پاؤں کے اوپر موتی جیسے نظر آرہے تھے۔یعنی انتہائی خوبصورت بھی ہیں۔

وہاں ان کا حکم مانا جاتا ہے یعنی وہ فرشتوں کے سردار ہیں باقی فرشتے ان کی بات مانتے ہیں۔با اعتماد ہیں trustworthy ہیں یعنی جبریل علیہ السلام جو قرآن لے کر آئے ہیں ان کی یہ صفات ہیں اور نبی ﷺ بھی trustworthy ہیں آپ کا اخلاق، آپ کا ایمان سب قابل غور ہے۔

❖ آیت 26

یعنی ایسا بڑا فرشتہ اس کتاب کو لے کر آیا ہے لہذا تم اس کتاب پر شک نہ کرو اور اس کتاب کو اہمیت دو۔

سورۃ الانفطار

❖ آیت 1-5

اس دن کے بارے میں سوچیئے

کہ جب انسان اپنے اعمال کے بارے میں خوب جان لے گا۔ یعنی کس چیز کو اس نے مقدم رکھا، آگے رکھا، priority پر رکھا اور کس چیز کو اس نے اگنور کر دیا۔ کون سے فرائض ادا کیے اور کون سے فراموش کیے؟

❖ آیت 11

جو معزز ہیں لکھنے والے فرشتے۔

✷ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تمہارے پاس کچھ فرشتے رات کو اور کچھ فرشتے دن کو یکے بعد دیگرے حاضر ہوتے ہیں۔ یہ فرشتے نماز فجر اور نماز عصر کے وقت اکٹھے ہوتے ہیں۔ تو جو فرشتے تمہارے درمیان رات کو رہ چکے ہوتے ہیں وہ آسمانوں پر چڑھ جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ باوجود اس کے کہ ہر چیز جانتا ہے خود ان سے پوچھتا ہے تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ کیا کر رہے تھے وہ؟ وہ کہتے ہیں جس وقت ہم ان کے پاس سے جدا ہوئے تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے یعنی فجر کی اور جب ان کے پاس گئے تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے عصر کی۔

تو یہ دو نمازیں خاص طور پر اہم ہیں، ساری اہم ہیں لیکن اس وقت فرشتوں کی تبدیلی ہوتی ہے۔

اور آپ دیکھا کریں عصر تک آپ نے کیا کام کیے صبح سے لیکر اور پھر عصر کے بعد سے فجر تک کیا کام کیے؟ ان میں نیکیوں کا کتنا حصہ ہے؟ اللہ کا ذکر کتنا ہے؟ قرآن کی تلاوت کتنی ہے؟ صدقہ خیرات کتنا ہے؟ لوگوں کے کام کتنے آئے ہیں؟ اچھے اچھے کام کیسے کیے ہیں؟

✷ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایک آدمی نے الحمد للہ کثیراً کہا کہ اچھے کاموں میں بڑا کام اللہ کا ذکر ہے تو اس نے اللہ کی تعریف بڑے خوبصورت انداز میں بیان کی تو اس کلمہ کو لکھنا فرشتے پر بھاری ہو گیا یعنی اس سے وہ سنبھل نہیں رہا تھا۔ اس نے اپنے رب اللہ عزوجل سے مراجع کیا یعنی اللہ تعالیٰ سے رجوع کیا اور کہا کہ میں کیا کروں؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا جس طرح میرے بندے نے کثیراً کہا ہے اسی طرح لکھ لو یعنی کسیرن کہا یا کثیراً کہا یا کثیراً کہا یعنی جس طرح کہا ہے، جس درجے کا کہا ہے، جس شوق سے کہا ہے ویسا ہی لکھ لو، اس کی جزا اللہ تعالیٰ خود ہی انسان کو دے گا۔

تو بات یہ ہے کہ ہمیں صرف عبادت نہیں کرنی ہوتی عبادت کے اندر حسن بھی پیدا کرنا ہوتا ہے۔

صرف اللہ کو یاد ہی نہیں کرنا سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ ایسے نہیں۔ ٹھیک ہے کبھی ایسا بھی کہ ادھر ادھر دیکھ رہے ہیں تب بھی منہ سے جاری رہے لیکن بات یہ ہے کہ ایسے کہیں سبحان اللہ کم از کم دن میں ایک آدھ دفعہ ہی کہ دل سے نکلے۔ الحمد للہ بھی کہیں تو دل سے نکلے صرف lip service نہ ہو بلکہ وہ دل کے الفاظ ہوں اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔

✷ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب میں اپنے مومن بندوں میں سے کسی کو آزماتا ہوں اور وہ میری تعریف کرتا ہے یعنی آئی اس پر آزمائش ہے، تکلیف ہے اور پھر

بھی وہ الحمدللہ کہہ رہا ہے اور وہ صبر کرتا ہے جس میں, میں نے اسے مبتلا کیا تو وہ شفایاب ہو کر اپنے بستر سے اس دن کی طرح گناہوں سے پاک ہو کر اٹھتا ہے جس دن اس کی ماں سے اسے جنم دیا تھا۔

یعنی اگر کوئی شخص بیمار ہو کر بستر پر پڑ جائے اور اس بیماری پر جزع فزع نہ کرے، اللہ کے بارے میں برا گمان نہ کرے، اچھا گمان رکھے، الحمدللہ کہے اس پر بھی تو وہ بالکل گناہوں سے صاف ہو جاتا ہے۔ اور اللہ رب العزت اعمال لکھنے والے فرشتوں سے فرماتے ہیں میں نے اپنے اس بندے کو پابند کر لیا ہے یعنی جکڑ دیا ہے اور اس کو آزمار ہا ہوں۔ اللہ اکبر! تم اس کی تندرستی کی حالت میں اسکے اعمال کے جو اجر لکھتے تھے اس کو برقرار رکھو۔

اب یہ اٹھ نہیں سکتا، اب یہ مسجد جا نہیں سکتا، اب یہ قیام نہیں کر سکتا، اب یہ بیمار ہسپتال میں پڑا ہوا ہے لیکن اس کے لیے وہ سارے اجر لکھو جو یہ کیا کرتا تھا۔ جوانی میں، صحت میں،، خوشحالی میں اپنے رب کو یاد رکھیں تو جب تکلیف دہ وقت آئے گا تو رب مہربانیاں فرمادے گا۔

ایک طرف گناہ جھڑ رہے ہیں، درجات بلند ہو رہے ہیں، دوسری طرف وہ پچھلے اعمال بھی لکھے جا رہے ہیں لیکن اگر ہم اس دنیا میں، اس وقت میں اپنے اوقات کو ضائع کر دیتے ہیں تو پھر بیماری کا وقت بھی ضائع ہونے والوں میں ہی شامل ہو جائے گا۔

❖ آیت 14

فجار وہ جو بدعملیاں کرتے ہیں، اللہ کی نافرمانیاں۔

❖ آیت 19

اس دن کوئی کسی کے لیے کچھ نہ کر سکے گا۔

آج دنیا میں تکلیف ہوتی ہے کوئی کھانا بنا کر لے آتا ہے کوئی آپ کی تیمارداری کرتا ہے، کوئی آپ کو دوا پلاتا ہے، کوئی آپ کو دباتا ہے، کوئی کسی طرح دل بہلاتا ہے کہ آپ کی تکلیف دور ہو جائے یا اس کے علاوہ کوئی فوت ہو جائے تو کس کس طرح عزیز پیارے آتے ہیں، دلاسہ دیتے ہیں، کمپنی دیتے ہیں، خوش کرتے ہیں تاکہ ہمارا غم دور ہو جائے لیکن وہاں انسان اکیلا ہی اکیلا ہو گا۔ کوئی بھی پاس نہیں پھٹکے گا، کوئی کام نہیں آئے گا، کوئی گناہوں کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔

وَٱلۡأَمۡرُ يَوۡمَئِذٖ لِّلَّهِ اور اس دن حکم صرف اللہ کا چلے گا، بات صرف اللہ کی مانی جائے گی، کسی اور کی نہیں اس لیے اس دنیا میں اس زندگی میں ہی اللہ کو راضی کر لیں۔

سورۃ المطففین

✷ ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب نبی ﷺ مدینہ تشریف لائے تو مدینہ والے ناپ تول میں سب سے برے تھے یعنی نبی ﷺ کے آنے سے پہلے مدینہ والوں کا ناپ تول ٹھیک نہیں تھا۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے یہ سورت اتار دی اس کے بعد وہ ٹھیک ٹھیک ناپنے لگے۔

یاد رکھیے

وزن امانت ہے، ناپ امانت ہے، کسی کو بھی دیتے وقت پورا پورا دینا چاہیئے۔

✷ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو لوگ ناپ تول میں کمی کرتے ہیں تو انھیں قحط سالیاں، سخت تکلیفیں اور بادشاہوں کے ظلم دبوچ لیتے ہیں"۔

✷رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"جس نے دھوکا دیا(یعنی کم ناپ کریا کم تول کر دیا دوسرے کو چیٹ کیا)وہ ہم میں سے نہیں اور مکر اور دھوکا آگ میں ہوں گے"۔

تو یاد رکھیے

یہ ناپنا اور تولنا چیزوں کے بارے میں بھی ہے، بزنس کے دوران بھی ہے، لیکن عمومی طور پر فرائض اور حقوق کے درمیان بھی ایک اعتدال قائم کرتا ہے۔جب ہم اپنے حقوق کی بات کرتے ہیں کہ میرا یہ حق ہے تو ساتھ ہی ہمیں یہ سوچنا چاہیئے کہ میرا کچھ فرض بھی بنتا ہے۔ہم دوسروں سے توexpectationsرکھتے ہیں کہ وہ ہمارے لیے اچھے بن جائیں، اچھے ہی اچھے ہوں، کبھی اپنے بارے میں نہیں سوچتے کہ ہم دوسرے کے لیے کیسے ہیں؟ ہم دوسرے کے لیے کتنا باعث سکون ہیں، ہم اسکو کتنی راحت پہنچاتے ہیں۔

آج آپ دیکھیں کہ لوگوں کے درمیان عجب طرح کی کشمکش، چپقلش ہوتی ہے اور عجب طرح کی لڑائی جھگڑے ہوتے ہیں۔

ساس بہو کو دیکھ لیں، ماں بیٹی کو دیکھ لیں یا اسی طرح شوہر بیوی کو دیکھ لیں۔ ہر ایک یہ چاہتا ہے کہ اس کو اس کا حق دے دیا جائے۔ ساس چاہتی ہے اس کی عزت کی جائے، بہو چاہتی ہے اس کو آزادی مل جائے، اس کی عزت کی جائے، ماں اپنے حقوق جتاتی ہے، بیٹی اپنے حقوق جتاتی ہے۔ ہر کوئی بس حق لینے کے چکر میں ہے۔ ہر کوئی یہ چاہتا ہے کہ میرا حق، میری عزت، میرا مقام، مجھے سب کچھ مل جائے۔ مجھے سکون بھی مل جائے، مجھے کھانے کو بھی مل جائے مجھے عزت بھی مل جائے مجھے دوسروں کی طرف سے ساری سہولتیں مل جائیں لیکن میرا جو فرض بنتا ہے، ایک ماں کی حیثیت سے، ایک ساس کی حیثیت سے یا ایک بیوی کی حیثیت سے کیا میں وہ بھی کبھی سوچتی ہوں کہ کیا ہے؟ کیا وہ بھی میں پورا کرتی ہوں؟

اسی طرح ہم عام لوگوں کے معاملے میں اپنے دوستوں کے، اپنےcolleaguesکے، جس کسی کے ساتھ بھی ہم رہتے ہیں تو ہم عموماً اپنے رویے پر غور نہیں کرتے کہ ہمارا اخلاق کیسا ہے؟ ہمارا طریقہ کیا ہے؟ لیکن دوسروں سے ہم یہی توقع رکھتے ہیں کہ وہ ہمیشہ ہمارے ساتھbest of the bestفارم میں ہوں اور ہمارے ساتھ کبھی کوئی زیادتی نہ کریں۔

تو یاد رکھیے

قیامت کے دن ناپ تول کے بارے میں بھی پوچھ گچھ ہوگی اور اسی طرح حقوق و فرائض کے بارے میں بھی۔یعنی بعض اوقات ہم ضد لگا لیتے ہیں چونکہ اس نے میرے ساتھ یہ کیا اس لیے اب میں بھی یہ نہیں کروں گا۔ نہیں! اس سے اس کے بارے میں سوال ہوگا۔ شوہر سے اس کے بارے میں سوال ہوگا کہ اس نے فرض پورا کیا کہ نہیں اور بیوی سے اس کے بارے میں سوال ہوگا کہ ایک بیوی کی حیثیت سے اس پر شوہر کے جو حقوق تھے وہ کیا اس نے پورے کیے یا نہیں کیے؟ تو ہر شخص کو اپنے فرائض ادا کرنے کے بارے میں سوچنا چاہیئے اور جب ہر شخص اپنا فرض ادا کرتا ہے، اپنا رویہ درست کرتا ہے تو معاشرے کے اندر ایک خوشگواری آتی ہے اور جب ہر شخص حق لینے اور چھیننے کی فکر میں ہوتا ہے تو پھر پریشانیاں ہی پریشانیاں آتی ہیں۔

یاد رکھیے

حسن اخلاق کے اعلیٰ نمونے کے طور پر اگر دوسرا اچھا نہیں کر رہا آپ اچھا کرنا شروع کر دیں۔

قرآن ہمیں یہی سکھاتا ہے ادۡفَعۡ بِالَّتِي هِيَ أَحۡسَنُ ۔۔ اس طریقے سے برائی کو دور کرو جو سب سے بہترین ہے۔

ہم برائی کو برائی سے دور کرتے ہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ بڑی برائی سے دور کرتے ہیں۔ کوئی ہمیں ایک بات کرے ہم اس کو چار سنانے کو تیار ہوتے ہیں۔ ہم nonstop اس کے ساتھ بدتمیزی کرنے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ کوئی ایک چھوٹی سی بات کسی کی ہمیں بری لگ جائے تو اس پر ہم غصے سے بھڑک اٹھتے ہیں۔

تو آپ خود سوچیئے کہ

ایسا کرنے سے کیا اس گھر میں، اس رشتے میں، اس ادارے میں، اس جگہ پر، کسی آفس میں کیا خیر آئے گی؟ کہ جب لوگوں کے اخلاق اور رویے ایسے ہوں۔

فَٱعۡفُواْ وَٱصۡفَحُواْ

زندگی معاف کرنے اور درگزر کرنے سے ہی اچھی گزرتی ہے۔ چاہے وہ کوئی بھی relationship ہو، کسی بھی طرح کا کوئی تعلق ہو اور یہ قرآن کا فارمولا یہ میرا نہیں کیونکہ بہت سے لوگ بعد میں مجھے کہتے ہیں، تنقید کرتے ہیں مجھ پر، آپ کہتی ہیں معاف کردو، آپ کہتی ہیں درگزر کرو، آپ کہتی ہیں کہ آپ اچھے ہو جاؤ۔ یہ میں نہیں کہتی، یہ آپ کا رب آپ کو سکھا رہا ہے جس نے آپ کو پیدا کیا وہ کہتا ٱدۡفَعۡ بِٱلَّتِي هِيَ أَحۡسَنُ برائی کو اس طریقے سے دور کرو جو اچھی ہو۔

یعنی اگر کوئی برا کرتا ہے تو تم اسکے ساتھ اچھے بن جاؤ۔ وہ اچھا نہیں تم اچھے بن کے دکھاؤ۔ تمہیں اس سے شکایتیں ہیں اس کو تم سے شاید اس سے بھی زیادہ شکایتیں ہوں لیکن ہم صرف اپنی طرف کی اسٹوری سناتے ہیں دوسرے کی بات نہیں کرتے تو اس لیے ہم میں سے ہر شخص کو اپنی ذمہ داری نبھانی چاہیئے میں کیسا ہوں؟ جس دن آپ نے اپنے اوپر غور کرنا شروع کر دیا، جس دن آپ نے اپنی غلطیاں دیکھنی شروع کر دیں، جس دن آپ نے اپنے فرائض کو سمجھنا شروع کر دیا اس دن سے اصلاح کا دور شروع ہو جائے گا، اس دن سے خوشحالی آجائے گی۔

تو اس میں جوان ہوں یا بوڑھے ہوں، مرد ہوں یا عورت ہوں، کوئی بھی ہو، بڑا ہو چھوٹا ہو، ہر ایک کو اپنا فرض دیکھنا چاہیئے اور برائی کو بھلائی کے ساتھ دور کرنا چاہیئے۔

فَإِذَا ٱلَّذِي بَيۡنَكَ وَبَيۡنَهُۥ عَدَٰوَةٞ كَأَنَّهُۥ وَلِيٌّ حَمِيمٞ ۔ تو تمہارے اور اس شخص کے درمیان دشمنی بھی پڑ گئی چاہے میاں بیوی کے درمیان دشمنی ہے یا بہن بھائیوں کے درمیان۔ بعض اوقات ہمیں بہن بھائیوں سے شکایتیں ہوتی ہیں تو کیا ہو گا وہ ایسا ہو جائے گا جیسے جگری دوست ہوتا ہے بہترین دوست ہوتا ہے کوئی۔ یہ اللہ تعالیٰ خوشخبری سنا رہے ہیں کہ اگر تم چاہتے ہو کہ relationships میں محبتیں پیدا ہو جائیں تو تم اچھائی سے آغاز کر لو اور دوسرے کی برائی کے مقابلے میں صبر سے کام لو، درگزر سے کام لو اور برے حالات پر بھی تسبیح کرتے رہو، دل کی تنگی ہو تو اللہ کو یاد کرتے رہو، اللہ سے مدد مانگو کیونکہ بہت دفعہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ دنیا میں ہمیں کچھ چیزوں سے محروم کر کے ہمیں اپنے سے جوڑنا چاہتا ہے اور بار بار ہمیں مشکل میں ڈالتا ہے تاکہ ہم اسکی طرف رجوع کریں اور ہم اس کی طرف پھر بھی نہیں جاتے۔ جب انسان اپنے رب کی طرف جاتا ہے، دعا کرتا ہے، اس کے آگے جھکتا ہے تو بہت سے مسائل خود بخود دم توڑ دیتے ہیں۔

❖ آیت 14

ہوتا یہ ہے کہ انسان گناہ پر گناہ کرتا چلا جاتا ہے۔ زیادتیوں پر زیادتیاں کرتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ دل سیاہ ہو جاتا ہے۔

✧ مجاہد کہتے ہیں کہ اس سے مراد وہ آدمی ہے جو گناہ کرتا ہے تو گناہ اس کے دل کو گھیر لیتے ہیں، پھر وہ گناہ کرتا ہے تو اور گناہ اس کو گھیر لیتے ہیں یہاں تک کہ گناہ اس کے دل کو ڈھانک لیتے ہیں، اس پر چھا جاتے ہیں اور پھر اس کو کوئی خیر کی بات سجھائی نہیں دیتی۔

◊ بکر بن عبد اللہ کہتے ہیں بندہ جب گناہ کرتا ہے تو اس کے دل میں سوئی کے چبھونے کے سوراخ کے برابر سوراخ ہوتا ہے بس چھوٹی سی prick ہوتی ہے پھر جب وہ دوسری بار گناہ کرتا ہے تو سوراخ زیادہ ہو جاتا ہے۔ جب گناہ بڑھ جاتے ہیں تو موٹی چھلنی کی مانند سوراخ بڑھ جاتے ہیں پھر وہ کسی نیکی کو یاد نہیں کر سکتا، نہ ہی کسی نیک کام میں ثابت قدم رہ سکتا ہے۔ ثابت قدمی نہیں رہتی۔

ایک دن اچھا کام کیا اگلے دن پھر dip آ گئی پھر بیٹھ گئے، پھر کوئی اچھا کام شروع کیا پھر چھوڑ دیا۔ کوئی اچھا کام مکمل کر کے پورا کر کے نہیں دیتا یہ کیوں ہوتا ہے؟ یہ گناہوں کی وجہ سے ہوتا ہے؟ اس پر استغفار کی ضرورت ہے۔ اس پر توبہ کی ضرورت ہے۔ اس پر اللہ کے آگے رونے کی ضرورت ہے۔

یا اللہ ہم نیکی کے کاموں کا ارادہ کرتے ہیں اس کو کیوں نہیں پورا کر سکتے؟

کیونکہ بعض اوقات ہم سمجھتے ہیں کہ نیکی کے کام ہم کر رہے ہیں یہ اللہ کی توفیق سے ہوتے ہیں۔ شروع کرنے سے پہلے بھی اللہ کی مدد مانگنی چاہیئے، کام کرنے کے دوران بھی اللہ سے مدد مانگتے رہنا چاہیے اور اختتام پر بھی اللہ ہی کی مدد سے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ۔ نیک کام صرف اللہ کی نعمت اور فضل سے ہی پایہ تکمیل تک پہنچتے ہیں۔

اس لیے ہر step پر اللہ کو پکارتے رہنا چاہیئے۔ اللہ کی طرف رجوع کرنا چاہیئے۔

اور یہ بھی یاد رکھیے کہ توبہ استغفار سے دل صاف ہوتے چلتے جاتے ہیں۔ پھر چمکتے چلے جاتے ہیں۔ انکے اندر نیکی کی محبت پیدا ہو جاتی ہے پھر نیکی پر وہ جم جاتے ہیں، پھر نیکی کی اور ایمان کی ایسی لذت اور حلاوت اور مٹھاس sweetness اس کو محسوس ہوتی ہے کہ وہ کسی قیمت پر مشکل سے مشکل میں بھی نیکی کا کام چھوڑنا نہیں چاہتا کیونکہ ابتداء میں اس کو نیکی کا کام مشکل لگتا تھا اور اب اختتام پر اس کو نیکی کا کام بہت اچھا لگنے لگا۔

اب جیسے رمضان ہیں جوں جوں دن گزرتے ہیں حالانکہ آخری عشرے میں اور زیادہ عبادت شروع ہو جاتی ہے اور کمزوری بھی ہو جاتی ہے روزے رکھ رکھ کے لیکن دل چاہتا ہے کہ یہ رمضان کبھی نہ جائے اور اسی طرح یہ نعمت ہم پر چھائی رہے۔ آپ نے دیکھا ہو گا پہلا روزہ مشکل، پہلی تراویح مشکل، پہلے دن دو گھنٹے بیٹھنا مشکل، نیند آ رہی ہے کبھی کچھ ہو رہا ہے لیکن آہستہ آہستہ یہ ساری تکلیفیں خوشگواری میں بدل گئیں۔ تو ایسا ہی ہوتا ہے گناہ سے نیکیاں مشکل لگتی ہیں جبکہ توبہ سے نیکیاں آسان ہوتی چلی جاتی ہیں۔

❖ آیت 15

یاد رکھیے

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو دیکھنا، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا دیدار ہر نعمت سے بڑا ہے۔ یعنی اس جیسی کوئی لذت ہی نہیں لیکن کچھ بدنصیب اللہ تعالیٰ کو نہیں دیکھ سکیں گے جو دنیا میں گناہوں میں ڈوبے رہے اور اللہ کو ناراض کر کے گئے اللہ تعالیٰ ناراضگی کی وجہ سے اپنا آپ ان کو نہیں دکھائیں گے۔

❖ آیت 19 نیک لوگوں کا نامہ اعمال بھی اچھی جگہ رکھا ہوا ہے علیین میں رکھا ہوا ہے۔

❖ آیت 21 مقرب فرشتے دیکھتے رہتے ہیں کہ کس کی نیکیاں کتنی ہو گئیں، کس کا گراف کہاں جا رہا ہے؟

❖ آیت26 یعنی جن کو نعمتوں کا شوق ہے اچھی اچھی چیزوں کا شوق ہے انھیں چاہیئے کہ ان چیزوں کا شوق پیدا کریں اپنے اندر اور نیک کام کریں۔

❖ آیت27 تسنیم بلند مقام پر چشمہ ہے جس سے جنت والوں کو شراب ملا کر پلائی جائے گی۔

❖ آیت 29 یعنی اس پر ہنستے، آوازیں کستے اور اشارے کرتے۔

❖ آیت31 گھر جا کر بھی قصے سناتے کہ آج کس کس مسلمان کو چھیڑ کر آیا ہوں۔

❖ آیت32 انھیں ایمان والے گمراہ نظر آتے تھے۔

❖ آیت36 یعنی آج اگر مسلمانوں کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے یا کسی نیک کام کرنے والے کے ساتھ کوئی زیادتی کر رہا ہے تو وہ یہ نہ سمجھے کہ اس کو کوئی پوچھنے والا نہیں کل قیامت کے دن اس کا بدلہ مل کر رہے گا۔

سورۃ الانشقاق

❖ آیت4 زمین اپنے سارے راز اگل دے گی، سارے مال و دولت کے خزانے باہر نکال دے گی، مرے ہوئے انسانوں کو باہر نکال دے گی۔ اور اپنے رب کا حکم مان لے گی۔

❖ آیت 6 دن بہ دن واپسی کا سفر ہے۔

❖ آیت8 اور یہ آسان حساب کیا ہو گا؟ کہ بس دیکھ کر اگنور کر دیا جائے گا۔

✷ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس سے حساب میں جانچ پڑتال کی گئی کہ یہ کام کیوں کیا تھا سمجھو وہ ہلاک ہو گیا"۔

کیا جواب دے سکتے ہیں اللہ کے سامنے تو کوئی جھوٹا عذر بھی پیش نہیں کر سکتا۔ لیکن جس کا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں ہو گا اس کا حساب آسان ہو گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے درگزر فرمائیں گے۔ وہ کون لوگ ہوں گے؟ جو دنیا میں لوگوں سے درگزر کر جاتے ہیں۔ جو دنیا میں لوگوں کے قصور معاف کر دیتے ہیں۔ جو دنیا میں دوسروں کے ساتھ اچھا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ اچھا کرے گا۔

❖ آیت9

سبحان اللہ۔ خوشی انسان ہمیشہ گھر والوں کے ساتھ شیئر کرتا ہے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی ایسا ہی ہو گا۔ لیکن یہ کون سے گھر والے ہوں گے؟ جن کے ساتھ وہ ایمان کی حالت میں اچھے اعمال کے ساتھ رہ رہا ہو گا کیونکہ وہ دنیا میں ڈرتے ہوئے زندگی بسر کر رہا تھا۔ صبح و شام اپنے نفس کا سخت محاسبہ کرتا تھا۔

❖ آیت 13 یعنی دنیا کی معمولی خوشی کے نتیجے میں آخرت کا لمبا غم لاحق ہو جائے گا۔

❖ آیت19

یعنی انسان کا سفر بچپن سے جوانی، جوانی سے بڑھاپا، بڑھاپے سے موت، موت سے قبر اور قبر سے پھر آگے حشر بالآخر اپنے رب کے سامنے جا کر ٹھہرنا ہے۔ اور اس میں انسان کا کچھ کنٹرول نہیں۔ جیسے آپ دن کو کنٹرول نہیں کر سکتے، رات کو کنٹرول نہیں کر سکتے، ہفتوں کو، مہینوں کو، سالوں کو، زندگی کو، جوانی کو، کوئی چیز آپ کے کنٹرول میں نہیں ہے۔

اس سے کیا پتہ چلتا ہے کہ کوئی اور ہے جو کنٹرول کر رہا ہے۔ جس کے حکم سے یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔ دن رات بدلتے چلے جا رہے ہیں۔ موسم بدلتے چلے جا رہے ہیں۔ زندگی میں تبدیلیاں ہوتی چلی جا رہی ہیں۔ یہ سب کچھ ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ ہم یہاں کے لیے ہیں نہیں۔ اگر ہوتے تو یہ تبدیلیاں نہ ہوتیں۔ ہم کہیں اور کے لیے پیدا کیے گئے ہیں اور یہاں رہ کر ہمیں وہاں کے لیے تیاری کرنی ہے۔

❖ آیت 25

رہنے کی جگہ جنت ہے اور جنت کی جزا اور جنت کا بدلہ ایسا ہے کہ جس میں کبھی کمی نہیں آئے گی، کبھی وہ ختم نہیں ہو گا۔ ہمیشہ کا گھر۔

سوچیئے کبھی۔ ہمیشہ وہاں رہنا ہے تو چونکہ منزل بہت طویل ہے اس لیے عمل بھی بہت سے چاہیئے۔ صرف چھوٹی موٹی نیکی کر کے راضی نہیں ہو جانا چاہیئے جیسا لائف اسٹائل آپ وہاں چاہتے ہیں، جیسی زندگی آپ وہاں چاہتے ہیں اس کے لیے اتنی ہی تیاری یہاں سے کر کے جائیں۔

سورة البروج

❖ آیت 1-8

یہاں ایک قوم کا واقعہ بیان کیا جا رہا ہے کہ جن کو ایمان لانے پر اتنی تکلیفیں دی گئیں کہ بادشاہ وقت نے انکے لیے آگ کی بڑی بڑی خندقیں کھودیں اور جو ایمان لاتا "لا الہ الا اللہ" پڑھتا اس کو اس میں دھکیل دیا جاتا۔ عورتوں کو، مردوں کو، بچوں کو، حتیٰ کہ ایک عورت جس کا دودھ پیتا بچہ تھا جب وہ اس خندق کے پاس پہنچی تو جھجکی، ٹھٹکی تو وہ دودھ پیتا بچہ بول پڑا کہ ماں اللہ کے حکم سے کود جا۔ یعنی ڈرو نہیں۔

کیونکہ مومن کے لیے مرنے کے بعد کیا ہے؟

راحتیں ہی راحتیں ہیں۔ روح و ریحان ہے بظاہر جو چیز آگ لگتی ہے وہ چیز اصل میں اس کے لیے بَرۡدًا وَسَلٰمًا ہے۔ جس طرح ابراہیم علیہ السلام کے لیے کیونکہ اللہ کے لیے ان کو وہاں ڈالا گیا تھا۔

ان لوگوں کو بھی ایک اللہ پر ایمان لانے کی وجہ سے اتنی سخت سزا دیکھنی پڑی تھی تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان کے لیے راحتیں رکھیں اور بادشاہ اور اس کے کارندے جو یہ ظلم کر رہے تھے، اور دیکھ کر انجوائے کر رہے تھے کہ کس طرح ہم ان ایمان والوں کی شامت لا رہے ہیں لیکن اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ایمان لانے والوں کے لیے کامیابیاں لکھ دیں۔

اور یہ بات قابل غور ہے انہیں مومنوں کی یہی بات بری لگتی تھی کہ وہ اللہ پر ایمان لائے تھے، اللہ کو مانتے تھے۔

ہم کتنے خوش قسمت ہیں، کتنی نعمتوں میں کہ ہم برملا کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور آزادی سے کہتے ہیں اور دن رات لا الہ الا اللہ کہتے ہیں اور ہمیں کوئی مشکل نہیں ہے الحمدللہ۔

اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ کو عافیت میں ہی رکھے اور ایمان کی سلامتی کے ساتھ ہمیں آخری وقت میں کلمہ نصیب کرے اور ایمان کی سلامتی کے ساتھ دنیا سے لے کر جائے۔ لیکن آفرین ہے ان لوگوں پر جن پر مصیبتیں بھی آئیں لیکن انہوں نے اس کو گوارا کر لیا۔

مکی سورۃ ہے مکہ میں آپ کو پتہ ہے مسلمانوں کے ساتھ بھی ایسے ہی حالات تھے۔ بلال رضی اللہ عنہ کو جو تکلیفیں دی جا رہی تھیں، حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو، یاسر رضی اللہ عنہ کو، کس طرح ان کو بعض کو کوئلوں پر لٹایا جاتا، کسی کو چٹائی میں لپیٹ کر دھواں دیا جاتا، کسی کو گرم ریت پر لٹایا جاتا سینے پر بھاری پتھر رکھ دیا جاتا تو یہ ساری تکلیفیں جو ان پر گزر رہی تھیں ان کی تسلی کے لیے یہ بات کہی گئی کہ یہ آپ پہلے نہیں ہیں اس معاملے میں آپ سے پہلے بھی لوگ گزرے ہیں جن پر لا الہ الا اللہ کی وجہ سے ایسی مشکلات آئیں۔

❖ آیت 10

یاد رکھیے

مشکل حالات مومن کے لیے باعث خیر ہوتے ہیں۔ کسی مومن کو جب کوئی تکلیف یا ایذا یا کوئی بیماری یا رنج پہنچتا ہے یہاں تک کہ اسے کوئی فکر بھی لگی ہوئی ہوتی ہے۔ بعض اوقات ایک ہی خیال بار بار آ رہا ہوتا ہے یہ کیوں ہو گیا؟ یہ کیسے ہو گیا؟ ان سب چیزوں کے بدلے اس کے گناہوں کا کفارہ کر دیا جاتا ہے۔

لیکن جو لوگ ایمان والوں کو اذیتیں دیتے ہیں قیامت کے دن ان کا انجام کیا ہو گا؟

◇ یزید بن شجرہ کہتے ہیں کہ جہنم میں کنوئیں ہیں اور ہر کنوئیں میں سمندر کی ساحل کی طرح ساحل ہیں جن میں کیڑے مکوڑے اور سانپ ہیں جو بختی اونٹوں کی طرح ہیں۔ اس میں سیاہ خچروں کی طرح بچھو ہیں اتنے بڑے بڑے۔ جہنم والے جب آگ میں تخفیف کا سوال کریں گے کہ ہماری آگ کم کر دی جائے تو کہا جائے گا ساحل کی طرف جاؤ جب وہ وہاں جائیں گے تو کیڑے مکوڑے ان کے ہونٹوں اور پہلوؤں سے ان کو پکڑ لیں گے اور ان میں سے جن جگہوں پر اللہ چاہے گا سب سے کھال اتار دیں گے پھر وہ جہنمی واپس آئیں گے اور تیزی سے بڑی آگ کی طرف کو دپڑیں گے یہاں تک کہ ان پر خارش مسلط کر دی جائے گی۔ ان میں سے جب کوئی اپنے جسموں کو کھجائے گا تو ہڈی ننگی ہو جائے گی۔ اس سے کہا جائے گا کہ اے فلاں کیا تمہیں اس سے تکلیف ہو رہی ہے وہ کہے گا ہاں تو اس کو کہا جائے گا کہ یہ اس وجہ سے ہے کہ تو مومنوں کو تکلیف پہنچاتا تھا۔

تو جو دنیا میں مومنوں کو تکلیف پہنچائے آخرت میں انکا انجام ایسا ہے۔

❖ آیت 11

دنیا کی کامیابیاں نہیں، وہ مل جائیں تو بہت اچھا لیکن اگر نہ ملیں تو اس غم میں اپنے آپ کو نہ گھلا دیں کہ دنیا میں اولاد کیوں نہیں؟ یا بیمار کیوں ہے؟ یا مجھے صحت کیوں نہیں ملی؟ یا رزق وافر کیوں نہیں؟

یہ تکلیفیں ہیں لیکن ان پر اللہ سے ناراض نہ ہوں۔ اللہ کے وعدوں پر یقین رکھیں کیونکہ اصل کامیابی تو آگے کی ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ دنیا کی کسی تکلیف میں اللہ کو ناراض کر کے وہ ہاتھ سے نہ چلی جائے۔

❖ آیت 13

جس نے پہلے پیدا کر لیا وہ دوسری دفعہ کیوں نہیں کر سکتا۔

❖ آیت14 یعنی توبہ کرنے والوں سے خاص طور پر محبت کرتا ہے۔ یہ دن ہیں رمضان کے توبہ کرنے کے اور توبہ کرنے کا مطلب ہوتا ہے اپنے گناہوں کو چھوڑ دینا، اپنی نئی زندگی شروع کرنا، اللہ کی اطاعت اور فرمانبرداری کی زندگی شروع کرنا۔

❖ آیت16 تو کبھی مایوس نہ ہوں دعائیں مانگتے چلے جائیں اسے کوئی روک نہیں سکتا۔

سورۃ الطارق

❖ آیت4

یعنی یہ اللہ کی تخلیق کی نشانیاں گواہ ہیں کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس کائنات کو ایسے ہی بے مقصد پیدا نہیں کیا۔ دن کو سورج چمکتا ہے، رات کو چاند اور ستارے چمکتے ہیں۔ تو اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اور بھی بہت سی چیزوں کی تدبیر کر رکھی ہے اور بتانا یہاں یہ مقصود ہے کہ ہر جان پر ایک نہ ایک نگران موجود ہے اور سب سے بڑھ کر خود اللہ تعالیٰ سب کی نگرانی کر رہے ہیں۔

❖ آیت5

انسان کو یہ دیکھنا چاہیئے کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا،؟ اس کی اصل کیا ہے؟ اس کی حقیقت کیا ہے؟ تاکہ اس کا غرور و تکبر ختم ہو۔

❖ آیت9

یعنی اعمال کے پیچھے نیتیں کیا تھیں؟ وہ دیکھی جائیں گی۔

دل کے حال کیا تھے؟ یعنی اعمال کی صرف ظاہری شکل وصورت کا اعتبار نہیں ہو گا بلکہ اسکے پیچھے جو ارادے ہیں ان کو بھی دیکھا جائے گا اور اسی کے مطابق ہی فیصلہ کیا جائے گا۔

✶ قیامت کے دن سب سے پہلے جس کا فیصلہ کیا جائے گا وہ شہید ہو گا۔ پہلا فیصلہ۔ اسے لایا جائے گا اللہ کی نعمتیں گنوائی جائیں گی۔ وہ انھیں پہچان لے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تو نے ان نعمتوں کے ہوتے ہوئے کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا میں نے تیرے راستے میں جہاد کیا یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو نے جھوٹ کہا۔ بلکہ تو تو اس لیے لڑتا رہا کہ تجھے بہادر کہا جائے سو وہ کہا جا چکا۔ پھر حکم دیا جائے گا کہ اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دو۔ یہاں تک کہ اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

دوسرا وہ شخص جس نے علم حاصل کیا اور لوگوں کو سکھایا اور قرآن پڑھا اسے لایا جائے گا۔ اسے اللہ کی نعمتیں گنوائی جائیں گی۔ وہ انھیں پہچان لے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تو نے ان نعمتوں کے ہوتے ہوئے کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا میں نے علم حاصل کیا پھر دوسروں کو سکھایا، تیری رضا کے لیے قرآن پڑھا۔ اللہ فرمائے گا تو نے جھوٹ کہا۔ تو نے علم اس لیے حاصل کیا کہ تجھے عالم کہا جائے۔ تمہارے نام کے ساتھ کوئی ٹائٹل لگ جائے اور قرآن اس لیے پڑھا کہ تجھے قاری کہا جائے سو وہ کہا جا چکا۔ پھر حکم دیا جائے گا کہ اسے منہ کے بل گھسیٹا جائے یہاں تک کہ اسے جہنم میں ڈال دیا جائے اور تیسرا وہ شخص ہو گا جس پر اللہ نے وسعت کی تھی ہر طرح کا مال دیا تھا اسے بھی لایا جائے گا۔ اللہ اسے اس کی نعمتیں گنوائے گا وہ انھیں پہچان جائے گا اللہ فرمائے گا کہ تو نے ان نعمتوں کے ہوتے ہوئے کیا عمل کیا؟

وہ کہے گا کہ میں نے تیرے راستے میں خرچ کیا جیسے تجھے پسند تھا۔ تیری رضا حاصل کرنے کے لیے مال خرچ کیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تونے جھوٹ کہا۔ بلکہ تونے تو اس لیے ایسا کیا کہ تجھے سخی کہا جائے سو وہ کہا جا چکا۔ پھر حکم دیا جائے گا کہ اسے منہ کے بل گھسیٹا جائے یہاں تک کہ اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ استغفر اللہ۔ یہ تین اعمال بڑے بڑے ہیں۔

اللہ کی راہ میں جان دینا۔ قرآن کا پڑھنا پڑھانا۔ علم سیکھنا سکھانا اور مال خرچ کرنا۔

یہ بڑے اعلیٰ درجے کے افضل درجے کے کام ہیں لیکن ان کے ساتھ بہت بڑا رسک بھی ہے۔

اللہ تعالیٰ صرف زبانی باتوں کو نہیں مانے گا، ان کو قبول نہیں کرے گا کیونکہ وہ دلوں کے حال تک جانتا ہے۔ وہ دیکھے گا کہ یہ زبان کی بات ہے یا دل کی بات ہے۔ اندر کیا تھا۔

✷ حدیث میں آتا ہے اللہ تعالیٰ تمہاری صورتیں، شکل اور تمہارے مال نہیں دیکھتا وہ تمہارے دل اور تمہارے عمل دیکھتا ہے۔

تو ہمیں ہر دم اپنی نیت کو چیک کرتے رہنا چاہیئے کہ اچھا کام کرتے ہوئے بھی ہم کیا سوچ رہے ہیں لوگوں کی تعریف چاہتے ہیں۔ لوگوں سے بدلہ چاہتے ہیں یا اللہ کی رضا چاہتے ہیں۔ جو اللہ کی رضا چاہتا ہے اگر کوئی اس کا شکریہ ادا نہ کرے تو مائنڈ نہیں کرتا۔ لیکن جو بندوں سے بدلہ چاہتا ہے اس کو اگر تھوڑا سا بھی اگنور کر دیا جائے تو وہ بہت مائنڈ کر جاتا ہے کہ میں نے اتنا کام کیا دین کا اور اتنا خرچ کیا، اتنے projects کیے مجھے کسی نے پوچھا تک نہیں۔ مجھے کوئی importance نہیں دی۔

سورۃ الاعلیٰ

رسول اللہ عیدین اور جمعہ میں سَبِّحِ ٱسْمَ رَبِّكَ ٱلْأَعْلَى اور هَلْ أَتَىٰكَ حَدِيثُ ٱلْغَٰشِيَةِ پڑھا کرتے تھے۔ اور اگر عید اور جمعہ ایک دن اکٹھے ہوتے تو پھر بھی یہی دونوں سورتیں نماز میں پڑھتے تھے۔

❖ آیت 15-14

تزکیہ اندر کا ہوتا ہے۔ دل کا ہوتا ہے۔ ذکر زبان کا ہوتا ہے اور نماز پورے اعضاء کو گھیرتی ہے۔ تو اللہ کے ذکر اور نماز سے پہلے پاکیزگی کا ذکر کیا گیا۔ کہ نیت اچھی ہو، طہارت ہو، وضو ہو اور اگر نفس پاک ہو گا تو ہدایت کی روشنی چمک اٹھے گی۔ اور پھر انسان اور زیادہ دل لگا کر نماز پڑھے گا اور اللہ کو یاد کرے گا۔ لیکن اگر دل میں اللہ کے اوپر ایمان پختہ نہیں، دل میں اللہ کی محبت نہیں تو یہ سارے اعمال بس ایک روٹین کے اعمال بن جاتے ہیں۔ یہ صرف ایک مشینی عمل بن جاتا ہے۔

❖ آیت 16

یعنی یہ تین کام کرنے کی بجائے تم کیا کرتے ہو؟ دنیا تمہاری priority ہے نماز اور یہ سب کچھ تو بھاگتے دوڑتے ہی کر رہے ہو۔

❖ آیت 19

یعنی یہ تین باتیں یاد رکھنے کی ہیں۔ جو پہلی کتابوں میں بھی لوگوں کو سکھائی گئیں۔ تزکیہ، ذکر، صلوۃ۔ ان کو باندھ لیں۔

اپنے نفس کو نفرت سے، حسد سے، بغض سے، شرک سے، نفاق سے پاک کرنے کے لیے مسلسل محاسبہ کرتے رہیں۔ اپنی نیتوں کو مسلسل چیک کرتے رہیں اور اپنی زبان کو کسی وقت اللہ کے ذکر سے خالی نہ چھوڑیں اور نمازوں کی پابندی کریں تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا وعدہ ہے کہ پھر کامیابی تمہاری ہے کیونکہ جو شخص ان تین چیزوں کی پابندی کرے گا اس کے باقی اعمال بھی سنورتے چلے جائیں گے۔

سورۃ الغاشیۃ

- **آیت 1** یعنی قیامت کے آنے کی خبر پہنچی۔

- **آیت 2** یہ کون لوگ ہوں گے؟ ریاکار۔ دکھاوے کے کام کرنے والے، دنیا چاہنے والے اور آخرت کو بھول جانے والے۔

کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ صرف وہی عمل قبول کرتا ہے جو خالص اس کی رضا کے لیے ہو۔ اور اس کے کرنے سے خالص اسی کا چہرہ مقصود ہو۔

- **آیت 6** سوکھی روٹی کھانی پڑ جائے تو ہمارے آنسو نکلتے ہیں کہ بریڈ کے اوپر butter یا cheese کچھ بھی نہیں ہے ایسی کھائیں گے بریڈ۔

تو وہاں پر سوکھی گھاس وہ اندر کیسے جائے گی؟

سورۃ الفجر

- **آیت 2**

دس راتوں سے مراد ذی الحجہ کا پہلا عشرہ ہے۔ یہ دنیا کے دنوں میں افضل ترین دن ہیں۔ یعنی دس دن جو ذی الحجہ کی پہلی سے دس تاریخ تک ہوتے ہیں جس میں حج بھی ہوتا ہے، قربانی بھی ہوتی ہے، بڑی عید آتی ہے۔

کوئی دن اللہ کے ہاں ان دس دنوں سے عظمت والا نہیں۔ نہ ہی کسی دن کا عمل اللہ تعالیٰ کو ان دس دنوں کے عمل سے زیادہ محبوب ہے۔ پس تم ان دس دنوں میں کثرت سے تہلیل لا الہ الا اللہ، تکبیر اور تحمید کہو یعنی اللہ اکبر اور الحمدللہ۔

- **آیت 17**

یعنی تمہارے مال میں تھوڑی سی کمی ہو جائے تو تم سمجھتے ہو کہ تمہارے ساتھ زیادتی ہو گئی اور جو تم دن رات زیادتیاں کرتے ہو مظلوم طبقات کے ساتھ ان کی طرف بھی سوچو، اپنی غلطیوں کو بھی دیکھو۔

- **آیت 20** تو یہ ہے بہت سی خرابیوں کی جڑ جس کی وجہ سے تم بد اعمالیوں کا شکار ہو۔

- **آیت 22** قیامت کے دن کوئی نصیحت فائدہ نہ دے گی۔

- **آیت 28-27** جو لوگ دنیا میں اطمینان کے ساتھ اللہ کی عبادت کرتے رہے پورے شرح صدر کے ساتھ اُسے کیا کہا جائے گا موت کے وقت؟

اپنے رب کی طرف لوٹ چل تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی۔ سبحان اللہ۔ مومن موت کے وقت اپنے رب سے راضی ہو گا۔

✷ حدیث میں آتا ہے کہ یقیناً مومن کے ہر حال میں خیر ہے۔ اس کی جان اس کے دونوں پہلوؤں سے نکل رہی ہوتی ہے اس حال میں کہ وہ اللہ کی تعریف کر رہا ہوتا ہے۔

جان دینے میں بھی اللہ کی تعریف کر رہا ہوتا ہے۔ موت سے نہیں گھبراتا کیونکہ وہ تو اللہ سے ملاقات کا ذریعہ ہے۔ گھبراتا ہے اپنے گناہوں سے لیکن ان سے بچ بچ کر زندگی بسر کی تو نفس مطمئنہ حاصل ہوا۔

اور فرشتے بھی نیک روح کو دعا دیتے ہیں جب اس کو اوپر لے کر چڑھتے ہیں اور آسمان والے کہتے ہیں پاکیزہ روح زمین کی طرف سے آئی ہے۔ اللہ تجھ پر اور اس جسم پر جسے تو آباد رکھتی تھی رحمت نازل فرمائے۔

❖ آیت30

نیک روح جب فوت ہو کر اوپر جاتی ہے تو اس کے لیے علیین میں جگہ ہوتی ہے جہاں ساری نیک روحیں جمع ہیں اور وہ ان سے جا کر ملاقات کرتا ہے۔ پہلے سے جو فوت شدہ رشتہ دار ہیں جو نیک تھے ان سے بھی جا کر ملاقات کرتا ہے آنے والے اس سے پوچھتے ہیں کہ یہ تھکا ہوا آیا ہے ذرا ٹھہر جاؤ۔ پھر وہ اس سے پوچھتے ہیں کہ وہ فلاں کہاں ہے ؟ تو وہ کہتے ہیں کہ وہ تو فوت ہو چکا یہاں نہیں آیا تو پتہ چلتا ہے کہ وہ سجین میں چلا گیا تو وہ اداس ہوتے ہیں کہ وہ ان سے الگ ہو گیا۔

یاد رکھیے

کہ مرنے کے بعد صرف وہ لوگ آپس میں ملیں گے جو توحید پر ہوں گے، نیک اعمال کرتے ہوں گے اور اللہ کی خاطر ہی آپس میں محبت کرتے ہوں گے۔

سورۃ البلد

❖ آیت2 یعنی ایک دن آپ یہاں اترنے والے ہیں یعنی مکہ فتح ہو جائے گا۔

❖ آیت3 والد یعنی آدم علیہ السلام

❖ آیت4 یعنی اس دنیا میں انسان کو سختیاں تو بہر حال جھیلنی ہی ہوں گی۔ مشقت سے پیدائش ہوتی ہے، پھر مشکل سے پلتا ہے پھر اس کے بعد جب ہوش آتی ہے تو مشکلات اور شروع ہو جاتی ہیں۔

❖ آیت6 یعنی مال ضائع کر کے فخر کرتا ہے۔ حالانکہ مال کو ضائع کرنا اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں۔ بلا ضرورت فضول خرچی کرنے والے شیطان کے بھائی ہوتے ہیں۔ ایسی جگہوں پر خرچ کرنا جہاں خرچ نہیں کرنا چاہیئے جہاں خرچ کرنے سے کوئی فائدہ نہیں صرف دکھاوا، صرف بناوٹ، صرف سجاوٹ ہی مقصود ہو تو وہاں خرچ کرنا پسندیدہ نہیں۔

✷ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک غزوہ کے بعد نبی ﷺ واپس آئے تو میں نے ایک نقش و نگار والا پردہ دروازے پر لٹکایا ہوا تھا جب واپس آئے اور آپ نے اس کو دیکھا تو آپ کے چہرے پر ناپسندیدگی کے اثرات تھے۔ میں نے اسے کھینچ کر پھاڑ دیا۔ آپ نے فرمایا اللہ ہمیں یہ حکم نہیں دیتا کہ پتھروں اور مٹی کو کپڑا پہنائیں۔

✷ نبی ﷺ نے فرمایا: "مسلمان کو ہر اس چیز پر ثواب ملتا ہے جس میں وہ خرچ کرتا ہے مگر بے جا تعمیر پر خرچ کا ثواب نہیں ملتا"۔

یعنی ایسی چیزیں بنا دینا کہ جن کی کوئی utilization نہیں۔

✷ نبی ﷺ نے فرمایا: "ہر تعمیر اپنے مالک کے لیے باعث وبال ہوگی کہ جس کے بغیر چارہ نہ ہو"۔

یعنی ضرورت کی تعمیر جو ہے اور سہولت کے ساتھ انسان اس میں رہ سکے وہ تو ٹھیک ہے لیکن extra decoration میں لاکھوں خرچ کر دیا اور دوسری طرف لاکھوں انسانوں کا بھوکے مرنا یہ کوئی انصاف کی بات نہیں۔

ہمارے مال میں سوالی کا حق بھی، محروم کا حق بھی ہے، جو نہ بھی مانگے پھر بھی اس کا حق ہے۔ نہ یہ کہ ہم صرف اپنے ہی اوپر کپڑوں کی تہیں چڑھاتے رہیں اور ستر ستر جوڑے اپنے وارڈروبز میں لٹکا دیں جن کو پہننے کے لیے ایک عمر چاہیئے اور پھر وہ بغیر پہنے ہی اونے پونے ادھر ادھر کر دیں تو ان چیزوں کا حساب ہو گا۔

❖ **آیت 14** یعنی جب لوگ بھوکے مر رہے ہوں تو کھانا کھلانے کے لیے اپنا سب کچھ صرف کرنا۔

❖ **آیت 15** کسی قرابتدار یتیم کو۔ یعنی قرابت داروں کو پہلے کھلانا۔ رشتہ داروں کو کھلانا وہ زیادہ افضل ہے۔ اپنوں پر خرچ کرنے کا دگنا ثواب ہوتا ہے۔ صدقہ کا بھی اور صلہ رحمی کا بھی۔

✷ ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "افضل دینار جو آدمی خرچ کرتا ہے وہ ہے جو اپنے اہل و عیال پر کرے"۔

وہ گروسری جو آپ گھر والوں کے لیے کر کے لاتے ہیں اس کو بوجھ نہ سمجھا کریں اس پر بھی اجر ہے۔ اگر میاں نہیں کماتا، آپ کو کما کر لانا پڑ رہا ہے تو دگنا اجر ہے کیونکہ آپ کے اوپر فریضہ نہیں ہے، آپ احسان کر رہی ہیں۔

پھر فرمایا: "وہ دینار جس کو وہ اللہ کے راستے میں اپنے جانور پر خرچ کرتا ہے سواری پر خرچ کرتا ہے"۔

وہ پیٹرول بھر کے جو آپ دور دور تک نیکی کے کام کرنے کے لیے جاتے ہیں۔

"پھر وہ دینار جو وہ اپنے ساتھیوں پر اللہ کی راستے میں خرچ کرتا ہے"

یعنی اپنے ساتھ والوں کو بھی فری میں ساتھ بٹھا کر لے آتا ہے۔

✧ ابو کلابہ کہتے ہیں عیال سے شروع کیا پھر کہتے ہیں کہ اس سے بڑھ کر کس آدمی کا ثواب ہے جو اپنے چھوٹے بچوں پر انکی عزت و آبرو بچانے کے لیے خرچ کرتا ہے۔ پھر اللہ اس کے سبب انھیں نفع دیتا ہے یا انھیں غنی کر دیتا ہے پھر اپنے پاؤں پر کھڑے ہو جاتے ہیں یعنی خود کمانے لگتے ہیں۔

تو اس لیے بچوں پر خرچ کرتے ہوئے بھی احسان نہیں جتانا چاہیئے کیونکہ بعض اوقات ہم بچوں پر خرچ کرتے ہیں اور ساتھ ساتھ بولتے بھی جاتے ہیں اور ان کو طعنے بھی دیتے جاتے ہیں انکی زندگی حرام کر دیتے ہیں اس سے بھی بچنا چاہیئے۔ طعنہ دینا، مال دے کے احسان کر کے کسی پر اذیت دینا صدقہ کو ضائع کر دیتا ہے۔

سورۃ الشمس

❖ **آیت 8** اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کے اندر خیر و شر الہام کر دیئے۔ اس کے دل میں ڈال دیا ہے۔ یعنی جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے اندر خاص طور پر نیکی کے کاموں کا خیال ڈالتا ہے۔

یعنی یہ جو آئیڈیاز آتے ہیں کہ یہ کر لیں، وہ کر لیں یہ دراصل اللہ تعالیٰ کا احسان ہوتا ہے بندے کے ساتھ۔ اور جب بندے کے ساتھ برائی کا ارادہ کرتا ہے تو پھر شر الہام کرتا ہے اور وہ اپنے مال کو اپنے اوقات کو برے کاموں میں خرچ کرتا ہے۔

❖ **آیت 10** ہمیں دعا کرنی چاہیئے

اللَّهُمَّ آتِ نَفْسِي تَقْوَاهَا، وَزَكِّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا. أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا

سورۃ اللیل

❖ **آیت 1-4**

اللہ نے اس کائنات کے اندر تضادات رکھے ہیں، دن اور رات، روشنی اور اندھیرا، مرد اور عورت اور ہر ایک کا اپنا دائرہ کار ہے۔ ہر ایک کا اپنا ایک فیلڈ ہے۔ جس طرح ہر galaxy اپنے مدار میں گھوم رہی ہے اسی طرح ہر انسان کو بھی اپنی ذمہ داری اور اپنے مقصد کی طرف فوکس کرنا چاہیئے۔

عورت کو مرد اور مرد کو عورت بننے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے۔

❖ **آیت 7**

یاد رکھیے

ایک نیکی کے بعد دوسری نیکی کی توفیق ملتی ہے۔ اور متقی انسان کے کاموں میں آسانی ہوتی ہے۔

جب انسان مال خرچ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اسکی آفات اس سے دور کر دیتے ہیں، بیماریاں دور کرتے ہیں۔

✷ اسی لیے ایک روایت میں آتا ہے دَاوُوا مَرضاكُمْ بِالصَّدقة اپنے مریضوں کا علاج صدقے سے کرو۔

اگر آپ کسی بھی روحانی یا جسمانی بیماری کا شکار ہیں روزانہ صدقہ شروع کر دیں۔ روزانہ۔ اور آپ بہت وسعت اپنے دل کے اندر بھی دیکھیں گے اور بہت سی مشکلات سے بھی جان چھوٹے گی۔ یعنی بعض بیماریاں جو ہیں صرف کیمیکلز کھانے سے نہیں ٹھیک ہوتیں یا صرف علاج کرانے سے نہیں ٹھیک ہوتیں ان کے لیے کچھ اور چیزیں بھی ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے کچھ اور چاہتا ہے۔ اصل میں بندہ کا اللہ کے ہاں ایک بڑا مقام ہوتا ہے جب بندہ اپنے عمل کی وجہ سے نہیں پہنچتا تو اللہ تعالیٰ اس کو کسی مشکل میں ڈال دیتا ہے تو اس پر جب وہ صبر کرتا ہے اور پھر وہ اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے، وہ صدقہ خیرات کرتا ہے تو وہ بہت اونچا چلا جاتا ہے۔

اور جیسے جیسے انسان اللہ سے دور ہوتا ہے تو اس کے کاموں میں مشکلات بڑھتی چلی جاتی ہیں۔

❖ **آیت 16** یعنی جس نے سن کر ان سُنی کر دی۔

❖ آیت18

ایک ہی سورۃ میں دو دفعہ دینے کی بات آ رہی ہے۔یعنی یہ خیر و بھلائی کے راستے کھولنے والی چیز ہے۔ دنیا میں بھی آسانیاں اور آخرت میں بھی آسانیاں۔
ایک چھوٹی سی ٹپ شیئر کرنا چاہوں گی کہ جیسے رمضان ہیں تو آپ مختلف جگہوں پر خرچ کر رہے ہیں، دے رہے ہیں، اب ہو سکتا ہے کہ اگلے رمضان میں آپ کو بھول ہی جائے کہ آپ نے کیا کیا کیا تھا تو آپ ایک لسٹ بنالیں رشتہ داروں کو کیا دینا ہے؟ غریبوں مسکینوں کو کیا دینا ہے؟ کھانا کھلانے میں کیا دینا ہے؟ پانی پلانے میں کیا دینا ہے؟ تعلیم کے لیے کیا خرچ کرنا ہے؟ ضرورتمندوں کو کیا دینا ہے اور جن کو کوئی ضرورت نہیں ان کو بھی کیا تحفہ دینا ہے۔یعنی ضروری نہیں ہوتا کہ انسان صرف غریب مسکین کو ہی دے یا صرف کسی خاص مد میں ہی خرچ کرے۔ انسان جو دینے والا ہوتا ہے وہ آگے پیچھے دائیں بائیں صبح و شام اور دن اور رات دیتا چلا جاتا ہے اور خاص طور پر جن کو اللہ نے دے رکھا ہو وہ دیتے چلے جائیں اسی میں ان کے لیے بھلائی ہے۔
✷ آپ ﷺ نے فرمایا: "تم جو بھی عمل کروگے اور اس سے مقصود اللہ کا چہرہ ہو گا تو تمہارا مقام و مرتبہ اس کی وجہ سے بلند ہوتا رہے گا"

سورۃ الضحیٰ

❖ آیت2

ساری رونقیں ختم ہو جائیں، مشکل وقت آجائے۔

❖ آیت4

آج مشکلات ہیں کل آسانیاں بھی ہوں گی۔ بہت بڑی امید دلائی گئی ہے اس سورۃ کے اندر۔
یہ سورۃ الضحیٰ ہے۔ جس شخص کا دل تنگ ہو، جس کے اوپر مشکل حالات ہوں، جس کو پریشانیاں لاحق ہوں، جس کو دل کے اندر گھٹن ہو وہ اس کو کثرت سے بلند آواز سے پڑھے تو ان شاء اللہ اسکے دل کے اندر ایک hope، ایک امید، ایک روشنی پیدا ہو جائے گی۔
اور پھر یہ کہ دو چیزوں سے بچنا ہے۔ اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ زندگی میں مصیبتوں سے بچیں تو ہمیں لوگوں کے ساتھ معاملہ کرتے ہوئے بہت محتاط رہنا چاہیئے۔ کسی کے ساتھ زیادتی نہ کریں ورنہ وہ بھگتنا ہو گا۔ ہم کسی کے اوپر زیادتی کریں گے، بے جا اس کے ساتھ ناراضگی کا اظہار کریں گے یا طعنہ و تشنیع کریں گے اور اگر وہ چپ کر گیا اور صبر کر گیا تو اللہ اس کا بدلہ لینے والا ہے۔ تو اس لیے کسی مظلوم، کسی یتیم، کسی سوال والی، کسی ضرورتمند اس کی مشکل یا اس کی کمزوری کی وجہ سے ناجائز فائدہ اٹھا کر اس کے ساتھ زیادتی نہ کریں یہ بلند ترین اخلاق میں سے ہے جو یہاں نبی ﷺ کو بتایا جا رہا ہے۔

سورۃ أَلَمۡ نَشۡرَحۡ

❖ آیت1 سینہ کا کھلنا، دل کا کھل جانا ہدایت کے لیے کھل جانا یہ خوش نصیبی ہے۔ اور پھر "لَكَ صَدۡرَكَ" اس سے پتہ چلتا ہے کہ سینے کے اندر ہی وسعت ہوتی ہے۔

❖ آیت3 یعنی آپ کے گناہوں کی بخشش کر دی یہ بھی خوش نصیبی کی علامت ہے۔

❖ آیت4 اچھا تذکرہ لوگوں کی دعاؤں کے حصول کا باعث ہوتا ہے۔لوگوں کی زبانوں سے تعریف نکلتی ہے۔یہ بھی اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ اور یہ طلب نہیں کیا جاتا یہ اللہ عطا کرتا ہے۔

❖ آیت5 یہ پانچواں اصول ہے کہ بیشک تنگی کے ساتھ آسانی ہے۔اللہ نے کوئی مشکل ایسی پیدا نہیں کی کہ جس کے ساتھ آسانی نہ رکھی ہو۔

❖ آیت6

دوسری دفعہ پھر تنگی کے ساتھ آسانی ہے یعنی آسانی بھی اسی لمحے ساتھ اتر آتی ہے جس لمحے مشکل اترتی ہے۔یہ نہیں کہا کہ بعد میں اترتی ہے اور پھر یہاں یُسْرًا کی تکرار ہے کہ بار بار آسانی آتی ہے۔

❖ آیت7

فراغت بھی ایک نعمت ہے لیکن فارغ ہو کر کیا کریں؟" فَٱنصَبۡ "۔اپنے رب کی اطاعت اور عبادت کی طرف متوجہ ہو جائیں۔اپنے آپ کو اس کے لیے گاڑ لیں۔یہ بھی رب کی بڑی عنایت ہے کہ کسی کو یہ نصیب ہو جائے۔

❖ آیت8

کسی اور کی طرف نہیں رب ہی کی طرف راغب ہوں یہ بھی بڑا فضل ہوتا ہے رب کا کہ جب رب اپنا بنالے، جب اپنی طرف متوجہ کر لے، جب اپنی محبت کسی کے دل میں ڈال دے تو جب تنگی ہو، تکلیف ہو، دل میں گھبراہٹ ہو، وحشت ہو، پریشانی ہو، اس سورۃ کو بھی بار بار پڑھیں۔یہ دو سورتیں ڈپریشن ختم کرنے والی سورتیں ہیں۔

سورۃ التین

❖ آیت4

یعنی سیدھا قد دیا ہے، سیدھا کھڑا کیا ہے، جانوروں کی طرح ہاتھ زمین پر رکھ کر نہیں چلتا۔خوبصورت شکل عطا کی ہے۔بہترین خوبصورت آنکھیں دیں اور بھی بہت کچھ اس کو عطا کیا اور اس کے قابل شرم حصے چھپا کر رکھے۔

❖ آیت6

✧ ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جو شخص قرآن پڑھتا ہے وہ ارذل العمر کی طرف نہیں لوٹایا جاتا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں إِلَّا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ اور وہ کہتے ہیں اس کا مطلب ہے الذین قراؤ القرآن جنھوں نے قرآن پڑھا یعنی پڑھتے رہے۔

حقیقت یہ ہے کہ قرآن پڑھ کر انسان کا ذہن پھر سے تازہ ہو جاتا ہے۔ اسکا ذہن کھل جاتا ہے۔ اس کی کنفیوزن دور ہو جاتی ہیں۔ اس کا سینہ وسیع ہو جاتا ہے اور وہ زندگی کو بہتر طریقے سے tackle کر سکتا ہے۔

سورۃ العلق

پہلی نازل ہونے والی وحی

- **آیت 2** پہلی ہی وحی میں embryology سکھا دی۔

- **آیت 4** پھر قلم کی اہمیت بتائی۔ انسان کی عزت علم میں ہے۔ لکھنے پڑھنے میں ہے۔
- **آیت 5** یعنی اس قرآن کے ذریعے بہت سی ایسی چیزیں بتائیں جن کا انسان کو علم نہیں تھا۔
- **آیت 9-10** اشارہ ہے ابو جہل کی طرف جو نبی ﷺ کو کعبہ میں نماز پڑھنے سے روکتا تھا۔
- **آیت 19** یعنی لوگ اگر آپ کو سجدہ سے روکیں، نماز سے روکیں کوئی بھی ہو تو اس کی بات نہ مانیئے، سجدہ میں جائیے اور اپنے رب کے قریب ہو جائیے۔ ✷ حدیث میں آتا ہے کہ انسان سب سے زیادہ قریب اپنے رب کے سجدہ میں ہوتا ہے۔

اس لیے اس میں خوب خوب دعا کرنی چاہیئے، دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ آپ کو جو قرآنی دعائیں، مسنون دعائیں یاد ہیں جتنی بھی تراویح پڑھتے ہیں ہر تراویح کے اندر تسبیح کر کے کوئی نہ کوئی دعا مانگ لیجئے اور سجدوں کی کثرت بھی کیجئے۔

سورۃ القدر

- **آیت 3** شب قدر آخری عشرے کی ایک رات ہے اس کے لیے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ اپنے سارے کام اس طرح نبٹائیں کہ اس میں آپ عبادت کے لیے بالکل ready ہو جائیں۔ وہ رات ہاتھ سے نہ جانے پائے۔
- **آیت 5** تو آپ اس حال میں ہوں کہ آپ رب کی عبادت کر رہے ہوں تاکہ فرشتے آپ کے حق میں گواہی دیں۔ جن بہنوں کو نماز نہ بھی پڑھنی ہو وہ بھی بیٹھ کر تسبیحات کریں، اذکار کریں، اللہ کو یاد کریں، دعائیں مانگیں اور اس رات کی برکت سے فائدہ اٹھائیں۔

سورۃ البینۃ

- **آیت 5** تو عبادت میں نیت واجب ہے۔ اخلاص کے ساتھ عبادت کرنا ضروری ہے۔ جب کوئی کام کر رہے ہوں تو اپنے آپ کو یاد دہانی کرایا کریں کہ میں اللہ کے لیے کر رہی ہوں۔

❖ آیت 7 ایمان جو ہے وہ معمولی چیز نہیں ہے۔ بہت بڑا فرق کر دیتا ہے انسان اور انسان میں۔

❖ آیت 8 اللہ کی رضا کس کو ملتی ہے؟ جو اپنے رب سے ڈرتا ہے۔ جو ڈرتا ہے وہ پھر نیک عمل بھی کرتا ہے۔

سورۃ الزلزال

❖ آیت 2 یہ کب ہوگا؟ قیامت کے دن

❖ آیت 4 زمین پر ہم نے جو جو کیا۔ جس جگہ کیا آج یہاں بیٹھ کے آپ قرآن سن رہے ہیں تو یہ اس کی بھی گواہی دے گی۔ اور اگر کسی سنیما ہاؤس میں کوئی فحش مووی دیکھ رہے ہیں تو اس کی بھی گواہی دے گی۔

❖ آیت 7

چھوٹی سی چھوٹی نیکی بھی سامنے آجائے گی۔

✷ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص اللہ کے راستے میں گھوڑا پالے وہ اسے کسی ہریالے میدان میں یا کسی باغ میں باندھے تو جس قدر بھی وہ اس میدان یا باغ میں چرے گا اس کی نیکیوں میں لکھا جائے گا اگر اس کی رسی ٹوٹ جائے اور گھوڑا ایک یا دونوں پاؤں اٹھا کر آگے کو د جائے تو اس کے آثار قدم بھی لکھے جائیں گے اور لید بھی مالک کی نیکیوں میں ڈالی جائے گی۔ اور اگر وہ گھوڑا کسی ندی سے گزرے اور اس کا پانی پیے خواہ مالک نے پلانے کا ارادہ کیا ہو یا نہ کیا ہو یہ بھی اس کی نیکیوں میں لکھا جائے گا"۔

تو جس چیز کو ہم اللہ کے لیے وقف کرتے ہیں وہ پھر جو کچھ بھی اس کے ذریعے ہوتا ہے وہ نیکیوں میں شمار ہو جاتا ہے۔

آپ سے گدھوں کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ مجھے وحی میں انکے بارے میں کچھ نہیں بتایا گیا سوائے اس جامع آیت کے

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ؕ وَ مَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ

کوئی پوچھے کہ میری گاڑی کہ میں اس کی سروس کراتی ہوں، اس میں گیس بھرواتی ہوں، یہ سب کرتی ہوں تو پھر میرا کیا ہوگا؟ یہ آیت سب کو کور کرتی ہے ہر چیز کو جس کسی چیز کو بھی۔ چاہے اپنی اولاد ہے، چاہے مال ہے یا گھر ہے یا کوئی پراپرٹی ہے یا کوئی سواری ہے۔ کوئی چیز بھی جو آپ نے اللہ کے راستے میں وقف کی اس میں کچھ بھی جو ہوتا ہے وہ سارا اس شخص کے حصے میں جاتا ہے جس نے اس کو initiate کیا ہوتا ہے یا اپنے مال کو اپنی اوقات کے ساتھ اللہ کے راستے میں لگایا ہوتا ہے۔ تو اس لیے بہترین صدقہ جاریہ دین کی خدمت میں اپنی جان، مال، وقت اور اپنی دنیا کی چیزیں بھی لگانا ہے جس سے آخرت کہ ہمیشہ ہمیشہ کی جنتیں انسان کما سکے۔ یعنی برائی بھی چھپی نہیں رہے گی۔

سورۃ العادیات

❖ آیت 6 گھوڑا تو اپنے مالک کا اتنا وفادار کہ اس کے کہنے پر اپنی جان بھی لگا دیتا ہے لیکن انسان پڑا سوتا رہتا ہے۔ ساری نعمتیں پا کر رب کا ہی حق ادا نہیں کرتا۔ نہ اپنی جان کا کوئی صدقہ کرتا ہے، نہ اپنے مال کا کرتا ہے اور نہ اپنی نعمتوں میں سے کچھ اللہ کے راستے میں لگاتا ہے۔

❖ آیت8 یہ سب کا ہی حال ہے۔ تھوڑا یا زیادہ ہر شخص کو مال سے محبت ہوتی ہے اور مال ملنے پر خوش ہوتا ہے اور دینے پر اس کا دل تنگ ہوتا ہے۔

❖ آیت10 یعنی کس نیت سے، کس ارادے سے، کس شوق سے، کس جذبے سے، یہ کام کیا۔

❖ آیت11 تو اس لیے نیکی کا کام ہمیشہ خوشی سے کیا کریں۔ اللہ کو خوش کرنے کے لیے، اللہ کی رضا کیلیئے (ولسوف یرضیٰ) تو وہ بھی راضی ہو جائے گا۔

سورۃ القارعۃ

❖ آیت 3 اشارہ ہے قیامت کی طرف۔ یہ قیامت کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔

❖ آیت7 نیکیاں زیادہ خوشیاں ہی خوشیاں

❖ آیت11 اللہ ہم سب کو اس سے محفوظ رکھے۔

سورۃ التکاثر

❖ آیت1

تمہیں کثرت کی ہوس نے غافل کر رکھا۔ زیادہ اور زیادہ اور زیادہ۔ انسان کی بعض اوقات جب ضروریات پوری ہو جاتی ہیں تو اسے چاہیئے کہ اپنا extra ٹائم اور انرجی اور اپنے مال کو پھر وہ صحیح direction میں لگائے، اس سے اپنی آخرت کمائے۔ لیکن ہوتا کیا ہے کہ ہم اس کو Reinvest کر دیتے ہیں پھر دنیا میں۔ جب اگلے لیول پر پہنچتے ہیں تو پھر reinvest کر دیتے ہیں دنیا میں تو وہ دنیا میں آگے سے آگے بڑھتا چلا جاتا ہے اور یہی چیز انسان کو اس کی آخرت سے غافل کر دیتی ہے۔ دنیا کی مشغولیت۔

✷ نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں ایک صحابی آئے۔ وہ کہتے ہیں کہ کہ جب آپ پڑھ رہے تھے أَلْهَٰكُمُ ٱلتَّكَاثُرُ تو آپ نے فرمایا: ابن آدم کہتا ہے میرا مال میرا مال۔ اے ابن آدم تیرا کیا مال ہے؟ وہی جو تو نے کھا لیا اور ختم کر لیا۔ جو پہن لیا، پرانا کر لیا، جو صدقہ کیا اور آگے بھیج دیا اور باقی تو کس کے لیے ہے؟ وارثوں کے لیے ہے۔

✷ نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: "میں تمہارے بارے میں فقر سے نہیں ڈرتا کہ تم غریب ہو جاؤ گے۔ میں اس سے ڈرتا ہوں کہ تم دنیا میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی دوڑ میں لگ جاؤ گے"۔

اور انسان دنیا میں دوڑتا رہتا ہے یہاں تک کہ موت آ دبوچتی ہے اور وہ قبروں تک جا پہنچتا ہے۔

❖ آیت8

کیا پوچھے جاؤ گے کہ نعمتوں پر شکر ادا کیا تھا کہ نہیں؟

جو کچھ ملا تھا اس کو پا کر دل میں کیا سوچا، زبان سے کیا بولا اور اس نعمت کے ساتھ پھر کیا کیا؟

نعمتیں خواہ معمولی ہوں ان کا بھی سوال کیا جائے گا۔

✷ جب یہ آیت نازل ہوئی تو زبیر رضی اللہ عنہ نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ ہم سے کن نعمتوں کے بارے میں سوال ہو گا؟ ہمارے پاس تو صرف یہ دو کالی چیزیں یعنی کھجور اور پانی ہے۔ آپ نے فرمایا: "آگاہ رہو یہ سوال ضرور ہو گا"۔

یعنی ٹھنڈے پانی اور کھجور کے بارے میں آپ دیکھئے کہ اس وقت اگر کوئی آپ میں سے صرف کھجور پانی سے روزہ افطار کرتا ہے تو وہ خود کو بڑا ہی مسکین سمجھتا ہے لیکن یہ بھی بہت بڑی نعمتیں ہیں۔

یعنی بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ہم صحت کی خرابی کی بناء پر یا مصروفیت کی بناء پر مختصر سی افطاری کرتے ہیں پھر فوراً نماز کی طرف دوڑتے ہیں، پھر تراویح کی طرف دوڑتے ہیں ہم سمجھتے ہیں کہ ہم بیچارے۔ لوگ تو پتہ نہیں اس وقت کیا کیا کھا رہے ہیں۔ اسی لیے آپ دیکھیں مغرب میں جماعت میں لوگ کم ہوتے ہیں کیونکہ گھر کی افطاری چاہیئے۔ الا یہ کہ گھر والے ساتھ ہوں تو پھر۔ لیکن ہم ان نعمتوں کو نعمتیں شمار نہیں کرتے۔ میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ حدیث میں واضح طور پر پانی اور کھجور کے نعمت پر سوال کے بارے میں بات کی گئی ہے کہ یہ بھی بہت بڑی نعمت ہے اس کو نعمت جانو۔

سورۃ العصر

ابو مدینہ دارمی سے روایت ہے کہ جب نبی ﷺ کے دو صحابہ کی ملاقات ہوتی تو ایک دوسرے سے جدا نہ ہوتے جب تک ایک دوسرے پر وَٱلۡعَصۡرِ إِنَّ ٱلۡإِنسَٰنَ لَفِي خُسۡرٍ نہ پڑھ لیتے۔ اس کے بعد ایک دوسرے کو سلام کرتا۔

❖ **آیت 4** امام شافعی کہتے ہیں کہ لوگ اگر اس سورت پر ہی غور کر لیں تو وہ ان کے لیے کافی ہو جائے۔

تو یاد رکھیے

انسان آخرت کے نقصان سے تب بچ سکتا ہے جب چار چیزیں اس کے اندر ہوں۔ ایمان، عمل صالح، حق کی تلقین اور صبر کی تلقین۔

تو اس کے لیے کیا ضروری ہے؟ حق معلوم کرنا۔ حق ہے کیا؟ اس پر عمل کرنا، اس کو سکھانا جو جانتا نہیں۔ اور حق کو سیکھنے اور عمل کرنے میں اور اس کو آگے پہنچانے میں صبر کرنا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس سورۃ میں ان چاروں درجوں کو بیان کر دیا ہے۔

تو ہمیں قرآن کے ذریعے حق معلوم بھی کرنا ہے اور پھر اس پر عمل بھی کرنا ہے اور دوسروں کو بھی سکھانا ہے۔ یا ان کے سکھانے کو facilitate کرنا ہے یا پھر جب اس کام میں پڑیں اور باتیں سننے کو ملیں کیونکہ ہمیں تو زیادہ سے زیادہ جو تکلیف پہنچتی ہے وہ باتوں والی۔ کیونکہ جنت والوں کی جو سب سے ادنیٰ درجے کی تکلیف ہے اس کی نفی کی گئی یعنی باتیں سننا ہے اور ہم اس کو سب سے بڑی تکلیف سمجھ لیتے ہیں، رونا دھونا شروع کر دیتے ہیں اور جو نیکی کا کام شروع کرتے ہیں وہ چھوڑ کر بیٹھ جاتے ہیں لیکن یہی تو نقصان سے بچانے والا ہے اللہ تعالیٰ نے قسم کھا کر یہ بات کہی ہے یہ تو کرنا ہی کرنا ہے۔ جس بھی capacity میں کریں اپنی صلاحیتوں اور skills کے مطابق۔

سورۃ الھمزۃ

❖ آیت 2

جب مال زیادہ ہو جاتا ہے تو انسان میں ایک اکڑ آجاتی ہے، جب اکڑ آجاتی ہے تو دوسروں کو چھوٹا سمجھتا ہے۔ دوسروں کو چھوٹا سمجھتا ہے تو ان کو طعنے دیتا ہے پھر تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے پکڑ لیا۔ کہ جو بھی ایسا کرے گا اس کے لیے ہلاکت ہے۔

❖ آیت 7

آگ دل تک پہنچے گی کیونکہ ساری خرابیاں دل سے شروع ہوتی ہیں۔ جب دل درست ہوتا ہے تو زبان درست ہوتی ہے، جب زبان درست ہوتی ہے تو عمل درست ہو جاتے ہیں۔ تو یہاں کیا بتایا گیا کہ جہنم کی آگ جسم کو تو ڈھانپے گی لیکن خاص طور پر دل کو attack کرے گی کیونکہ سارے عزم، ارادے، نیتیں اور سارے جذبات اسی کے اندر تھے۔ اور وہ ان کی اوپر ہر طرف سے بند کر دی جائے گی جیسے oven بند کر دیا جاتا ہے جلا کر۔

اللہ ہم کو اس سے بچالے اور ہمارے اندر کوئی تکبر باقی نہ رہے۔

یاد رکھیے

✶ جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہو گا وہ جنت میں نہیں جائے گا۔

اور تکبر کیا ہے؟ حق کا انکار کر دینا اور دوسروں کو حقیر سمجھنا۔

اللہ کی بات نہ ماننا اور بندوں کو کوئی importance نہ دینا۔ کوئی آپ سے چھوٹا ہو، آپ جیسا ہو، آپ سے بڑا ہو سب کو importance دیں۔ انسان ہیں وہ۔ نیکیاں کرنے کے بعد بگڑیں نہیں۔ یہ نہ سوچیں کہ ہم نے سارے روزے رکھے، تراویح پڑھیں اس لیے ہم زیادہ نیک ہو گئے ان سے جن سے یہ نہ ہو سکا۔ معلوم نہیں ان کو کب توبہ کی توفیق ہو جائے اور وہ ہم سے بھی آگے نکل جائیں۔ تو اس لیے کبھی کسی کو حقیر نہ سمجھیں۔

سورۃ الفیل

❖ آیت 1

یہ ہاتھی والے یمن سے آئے تھے جنھیں کعبہ سے بڑا حسد تھا کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ کعبہ کی وجہ سے سارے لوگ تو یہاں مکہ آجاتے ہیں اور ہمارے پاس کوئی آتا نہیں اور ہماری تجارت flourish نہیں کرتی تو انھوں نے یمن میں بہت بڑا کلیسہ بنوایا تھا۔ چرچ بنوایا تھا لیکن پھر بھی لوگ نہ آئے۔ بہت huge قسم کا تھا۔ ایک عرب کو اس پر غصہ آیا تو اس نے وہاں جا کر کوئی نجاست کر دی اور اس کے نتیجے میں وہ ہاتھیوں کے لشکر لے کر کعبہ کو ڈھانے کے لیے آگئے تو اللہ تعالیٰ نے وادی مُحَسّر کا مقام جو حج کے راستے میں آتا ہے اس جگہ پر پرندے بھیجے اور اس نے اس لشکر کو تباہ کر کے رکھ دیا اور اسی سال نبی ﷺ پیدا ہوئے تھے۔ یہ سال بڑا اہمیت والا سال تھا جس کو عربوں کی تاریخ میں بہت اہمیت حاصل ہے۔ تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ اہل مکہ کو اس سال کے اندر جو ان پر اللہ کا فضل ہوا تھا اس کو یاد کروا کے نبی ﷺ پر ایمان لانے کی طرف ترغیب دلا رہے ہیں۔

❖ آیت 5 یعنی وہیں ملیامیٹ کر دیا ان کو۔

سورۃ قریش

❖ آیت 1 یہاں قریش کو اللہ تعالیٰ مانوس کر رہے ہیں۔

❖ آیت 2 کہ اے اہل مکہ !اے قریش !کس طرح تمہیں اللہ نے نعمتیں دے رکھی ہیں۔ تمہارا ایک مقام ہے، تمہارے قافلے امن سے سفر کرتے ہیں۔ تمہاری تجارتوں میں نفع ہوتا ہے۔ تم اللہ کی نعمتوں کو یاد کیوں نہیں کرتے؟ شکر ادا کیوں نہیں کرتے؟ اس رب کی عبادت کیوں نہیں کرتے؟ اس رسول کو کیوں نہیں مانتے؟

❖ آیت 4 یہ دو چیزیں۔ پیٹ میں کھانا ہو اور رہنے کو سیکورٹی ہو، امن ہو یہ بہت بڑی نعمتیں ہیں۔ یہ دنیا کا قیمتی سرمایہ ہیں۔

✶ نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا: "اللہ سے عافیت کا سوال کیا کرو کیونکہ کسی انسان کو عافیت سے بڑھ کو کوئی نعمت نہیں دی گئی"۔

عافیت کیا ہے؟ کہ اللہ کسی مصیبت میں نہ ڈالنا، کسی آزمائش میں نہ ڈالنا، کسی بیماری میں نہ ڈالنا، اولاد کی طرف سے کوئی دکھ نہ دینا، آخری عمر اچھا کر دینا، ایمان پر خاتمہ کرنا، ہمیں ہر شر سے بچا کر رکھنا، ہم سب کو صبح وشام یہ دعا مانگنی چاہیئے جو عافیت کی دعا سکھائی گئی ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أَسْاَلُكَ الْعَافِيَةَ فِی الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أَسْاَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِیْ دِيْنِیْ وَدُنْيَایَ وَأَهْلِیْ وَمَالِیْ، اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِیْ وَ آمِنْ رَوْعَاتِیْ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِیْ مِنْ بَيْنِ يَدَیَّ وَمِنْ خَلْفِیْ وَعَنْ يَمِيْنِیْ وَعَنْ شِمَالِیْ وَمِنْ فَوْقِیْ وَأَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِیْ

بہت خوبصورت دعا ہے۔ کہ آپ حفاظت میں رہیں۔ کوئی پتہ نہیں ہوتا کہ کہاں سے کوئی مصیبت سر پر آپڑے۔

سورۃ الماعون

❖ آیت 1 آخرت کو جھٹلانا اسکے عمل سے ظاہر ہوتا ہے۔

❖ آیت 2 یتیموں کا خیال نہیں کرتا اور اگر وہ مانگنے کو آئیں، یا اگر وہ کہیں نظر آجائیں۔ یتیم چھوٹا بچہ ہوتا ہے۔، شرارتیں بھی کرتے ہیں۔ پتہ ہے کہ ان کے ماں باپ کوئی نہیں ہیں تو وہ ان کو ڈانٹ ڈپٹ کرتے ہیں اور دھکے دے کر نکال دیتے ہیں یا ان کی ضروریات پوری نہیں کرتے۔

❖ آیت 3

یاد رکھیے

رمضان **شہر المواسات** بھی ہے۔ غریبوں کا خیال رکھنے کا مہینہ بھی ہے۔ صرف اپنی افطاریوں پر خرچ نہ کردیں۔ غریبوں کا بھی خیال رکھیں۔ ان کے رمضان کو بھی بہتر بنانے کی کوشش کریں۔ ہم میں سے ہر شخص کو چاہیئے کہ کچھ نہ کچھ اس میں ضرور حصہ ڈالے۔ ایسی جگہیں جہاں رمضان راشن کی تقسیم ہو رہی ہے یا پھر

آپ کے رشتہ دار back home غریبوں میں کچھ تقسیم کرسکتے ہیں یعنی رمضان میں make sure کریں کہ آپ کسی نہ کسی کو ضرور کھانا کھلائیں خاص طور پر مسکین کو۔

❖ **آیت 5** نماز تو پڑھتے ہیں لیکن وقت گزار کے۔ قضا کر کر کے۔ فضول کاموں میں لگ کر نماز کا اول وقت ضائع کر دیتے ہیں اور یہاں اگر نماز پڑھنے والوں کے لیے ہلاکت ہے تو نہ پڑھنے والوں کا کیا حال ہوگا؟ سوچیئے ذرا! اور اسی طرح نماز سے غافل وہ بھی ہیں جو رکوع اور سجدے ٹھیک نہیں کرتے۔ جلدی جلدی بس نیچے گئے اور اوپر ہوئے۔

❖ **آیت 6** دکھاوے اور نمائش کے کاموں میں انکا بڑا interest ہے۔

❖ **آیت 7** شادیوں میں بے پناہ خرچ کرتے ہیں لیکن غریب رشتہ داروں کو ان کے اگر بچے کی اسکول کی فیس کا مسئلہ ہے تو اس کے لیے بھی تھوڑی سی مدد کرنے کو تیار نہیں ہوتے۔ کہ خود کریں ہم تھوڑی ذمہ دار ہیں۔ اپنے بچوں کے لیے تو آپ نے لاکھوں خرچ کر ڈالے اور بھائی کے بچے کا خیال نہیں کیا کہ اس کی بھی کوئی ضرورت ہے۔ تو ہم سب کو اپنے رشتہ داروں کے اندر دیکھنا چاہیئے کہ کہاں کون ضرورت مند ہے۔ ان کی مشکلیں ہم آسان کریں گے تو ہماری اللہ آسان کرے گا۔ جو شخص اپنی زندگیوں میں آسانی چاہتا ہے، جہاں کہیں کچھ اٹکا ہوا ہے اسی قسم کا ملتا جلتا کام دوسروں کے راستے آسان کریں۔ اللہ آپ کے لیے آسانی کر دے گا۔

اس میں ایک اور بڑی اہم بات ہے کہ ضروریات زندگی سے جو چیزیں وابستہ ہیں ان کو روکنا نہیں چاہیئے۔ neghbourhood میں کوئی دودھ لینے چلا گیا۔ کوئی برتن مانگنے چلا گیا، مہمان آیا کبھی پلیٹس چاہیئے، کبھی بستر چاہیئے جو لین دین آپس میں ہوتا رہتا ہے تو اس کو نہیں روکنا چاہیئے۔

✷ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تین آدمی ایسے ہیں جن سے اللہ قیامت کے دن بات نہیں کرے گا، معاف نہیں کرے گا، انھیں دردناک عذاب دے گا ان میں سے ایک وہ شخص جس کے پاس راستے میں زیادہ پانی ہو اور وہ مسافروں کو اس میں سے نہ پلائے"۔ (میں اس کو کیوں دوں یہ اپنا خود کیوں نہیں لایا)۔

سورۃ الکوثر

ہم نے آپ کو کوثر عطا کی، خیر کثیر عطا کی، نہر کوثر عطا کی۔ یہ سطح زمین پر بہنے والی نہر ہوگی۔ اس کی مٹی خالص کستوری کی، جس کی کنکریاں موتی کی، جس کے اوپر سونے چاندی کے پرنالے، جس کے سونے اور چاندی کے آب خورے cups ہوں گے۔ اس کا پانی ٹھنڈا، میٹھا اور خوشبودار ہوگا۔ جو لوگ حوض کوثر سے محروم رہے وہ ہر خیر سے محروم رہیں گے۔ اس حوض سے نبی ﷺ اپنے امتیوں کو پانی پلائیں گے۔ تو جو چاہتا ہے کہ وہ خیر کثیر حاصل کرے تو وہ دنیا میں دوسروں کے ساتھ خیر کرے۔

❖ **آیت 3**

تو عید الاضحیٰ میں اسی لیے پہلے نماز پھر قربانی ہوتی ہے۔ نماز اور قربانی سے کیا ہوگا؟

إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ ٱلْأَبْتَرُ ۔ بیشک آپ کا دشمن ہی جڑ کٹا ہے۔

یہ دو کام آپ کرتے رہیں ان شاء اللہ آپ کے دشمنوں کو آپ پر غلبہ پانے کا موقع نہیں ملے گا۔ اللہ آپ کی حفاظت کرے گا۔ نبی ﷺ کو یہ ساری باتیں کہی گئیں لیکن اس میں ہمارے بھی سیکھنے کا سبق ہے۔

سورۃ الکافرون

چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔ شرک سے بری کرنے والی سورۃ ہے۔ فجر اور مغرب کی سنتوں میں پڑھی جاتی ہے۔ وتر میں پڑھی جاتی ہے، رات کو سونے سے قبل پڑھی جاتی ہے۔

- **آیت 2** نبی ﷺ کو حکم دیا گیا کہ آپ ان کو علی الاعلان بتا دیجئے کہ تمہارا طریقہ اور ہے ہمارا اور ہے۔
- **آیت 6** تو دین اسلام ہر طرح کے شرک سے خالص اور پاک ہے اور صاف ہے، بلند ہے جس میں صرف ایک اللہ کی عبادت کی جاتی ہے اور اس کے سوا کسی اور کی نہیں۔

سورۃ النصر

- **آیت 2-3**

لوگ گروہ در گروہ اللہ کے دین میں داخل ہو رہے ہیں تو کیا کیجئے؟ کوئی فخر و غرور نہیں۔

اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کیجئے۔ پڑھئےسبحان الله و بحمده سبحان الله العظيم۔(3 بار) اور اس سے بخشش طلب کیجئے۔

استغفر اللہ (3 بار) یقیناً تیرا رب توبہ قبول کرنے والا ہے۔ تو افضل کام استغفار پر ختم کیجئے۔

نماز کے فوراً بعد کیا کہتے ہیں استغفر اللہ استغفر اللہ استغفر اللہ۔

حج میں استغفار کی کثرت۔

اسی طرح دیگر اعمال میں بھی جو بھی نیکی کا کوئی کام مکمل ہو، کوئی اچھا پراجیکٹ مکمل ہو تو پھر اللہ کی تعریف اور اپنے گناہوں کی معافی۔ اللہ تو پاک ہے اور میں گنہگار ہوں، مجھ سے کمی کوتاہی رہ گئی تو ہر عیب اور نقص سے پاک ہے۔

اور اسی طرح انسان کو بڑھاپے میں بھی کثرت کے ساتھ حمد و استغفار کرنی چاہیئے۔ یعنی عام روز مرہ زندگی میں کریں لیکن جو لوگ بزرگ ہو چکے ہیں وہ دنیا کے بکھیڑوں سے الگ ہوں اب آگے کی جنریشن ہے اس کے ذمہ کام سپرد کریں اور آپ زیادہ سے زیادہ کس طرف رجوع کریں، اللہ کی تعریف اور اللہ کے ذکر اور حتیٰ کہ علم حاصل کرنے کی طرف بھی کیونکہ جو علم کے راستے پر چلا وہ جنت کے راستے پر ہوتا ہے۔ تو اس لیے اپنی آخری عمر کو اچھے اچھے کاموں میں volunteer کریں، دین سیکھیں، ذکر اذکار کریں، اپنی نمازوں کو بہتر کریں۔ اپنی آخرت بہتر بنائیں۔ کیوں پلٹ پلٹ کے ہم دنیا کی طرف دیکھتے چلے جاتے ہیں اور اسی کے نقصان پر روتے چلے جا رہے ہیں اور ان ہی کا غم پالا ہوا ہے۔ آگے اپنا اگلا غم دیکھیں۔

تو استغفار کے بھی مختلف مواقع ہوتے ہیں۔ سونے سے پہلے، سجدے میں، سلام پھیرنے کے بعد، دن میں ستر سے زیادہ دفعہ استغفار اور دنیا سے جاتے ہوئے استغفار۔

نبی ﷺ آخری وقت میں کیا کہہ رہے تھے اللھم اغفرلی وارحمنی والحقنی بالرفیق الاعلیٰ

سورۃ المسد

❖ آیت 5

بیوی اپنے شوہر کی مددگار تھی۔ نبی ﷺ کو ستانے میں۔ حالانکہ وہ آپ کا چچا تھا اور یہ آپ کی چچی تھی لیکن رشتہ داری کا بھی خیال نہیں کیا۔ عرب کے معاشرے میں رشتہ داروں کا ساتھ ہر قیمت میں دینا ہوتا تھا۔ انھوں نے عرب روایت کا بھی پاس نہیں کیا اور انتہا درجے کی مخالفت کی آپ ﷺ کی۔ اور ابو لہب کی بیوی اپنے گلے کا قیمتی ہار اٹھا کر کہتی تھی اس ہار کو محمد کی مخالفت میں خرچ کر دوں گی۔ نعوذ باللہ۔

تو اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ اگر زندگی کا ساتھی نیک ہو تو انسان نیکیوں میں بہت آگے بڑھ سکتا ہے اور اسی لیے نیک بیوی اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے جو ایمان میں بہتر ہو اور وہ دنیا کی سب سے بڑی متاع ہے۔

✷ ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ جو لوگ سونا چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور اسے اللہ کے راستے میں خرچ نہیں کرتے وہ کہتے ہیں کہ اس وقت ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں تھے تو آپ کے کسی صحابی نے پوچھا کہ سونا اور چاندی کے متعلق جو حکم نازل ہونا تھا وہ تو ہو گیا اب ہمیں یہ معلوم ہو کہ اور کون سا مال بہتر ہے تو وہ لے لیں۔

(یعنی سونا چاندی جمع کرنا پسندیدہ نہیں تو کوئی اور چیز بتا دیجئے)۔ آپ نے فرمایا کہ سب سے افضل مال ذکر کرنے والی زبان ہے۔

Precious ہے وہ زبان جو اللہ نے آپ کے منہ میں دی ہے۔ جس سے آپ بول سکتے ہیں۔ شکر گزار دل ہے انتہائی Precious چیز اور ایمان والی بیوی جو اس کے ایمان پر اس کی مدد کرتی ہے۔

تو نیک بیوی جو ہے وہ اپنے شوہر کو نیکی کی طرف لے آتی ہے۔ تو اس لیے خواتین کا نیکی کے راستے پر ہونا ضروری ہے۔ یہ میں نہیں کہتی ہوں کہ مردوں کو نہیں ہونا چاہیئے۔ لیکن ایک عورت جب سنورتی ہے تو پورا گھر جگمگا اٹھتا ہے۔ ایک عورت کے اندر ایمان اٹھتا ہے پھر پوری نسلیں بدل جاتی ہیں تو اس لیے عورتوں کا بھی دین کی تعلیم حاصل کرنا اور ایمان والی مجالس میں شریک ہونا نہایت ضروری ہے۔

سورۃ الاخلاص

مشرکین رسول اللہ ﷺ سے کہنے لگے کہ ہمیں اپنے رب کا نسب بتایئے۔ اس پر آپ نے قُلْ هُوَ ٱللَّهُ أَحَدٌ ٱللَّهُ ٱلصَّمَدُ یہ سورۃ سنائی۔ مضمون اور اجر کے اعتبار سے یہ ثُلُث القرآن ہے۔

one third of the Qru'an ہے۔

اللہ کے بارے میں اگر غلط وسوسے آئیں۔ بہت سی بہنیں جو وسوسوں کی شکایت کرتی ہیں تو کثرت سے قل ھو اللہ کا ورد شروع کر دیں۔یعنی وسوسہ آتے ہی قل ھو اللہ پڑھنا شروع کر دیں۔

یہ سورۃ جنت کو واجب کرنے والی سورۃ ہے۔

✷ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو قل ھو اللہ احد کی تلاوت کرتے ہوئے سنا تو آپ نے فرمایا: "واجب ہو گئی"۔ لوگوں نے پوچھا کیا یا رسول اللہ ؟ فرمایا: 'جنت واجب ہو گئی"۔

❖ آیت 2 الصمد کہتے ہیں اس سردار کو جس سے برتر کوئی نہیں۔ وہ ہستی جس پر سرداری ختم ہو جائے۔ وہ ہستی جس کی طرف سب قصد کریں۔ جو ہر ایک سے بے نیاز ہو۔

❖ آیت 3 وہ اس سے بالا ہے۔ اولاد انسان کی کمزوری ہوتی ہے۔

❖ آیت 4 اس سورۃ کے اندر اسم اعظم ہے جس کے ساتھ دعا کی جائے تو دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

✷ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو کہتے ہوئے سنا

اَللّٰهُمَّ اِنِّی أَسْأَلُكَ أَنِّی أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ الأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَد

یہ سن کر آپ نے فرمایا تو نے اللہ سے اس کا وہ نام لے کے مانگا ہے کہ جب اس سے اس نام کے ساتھ سوال کیا جاتا ہے تو وہ عطا کرتا ہے۔ اور جب اس کے ساتھ دعا کی جاتی ہے تو قبول فرماتا ہے۔

معوذتین

سورۃ الفلق

✷ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کیا تم نہیں دیکھتے کہ آج کی رات ایسی آیات اتری ہیں کہ جن کی مثل کبھی دیکھی نہیں گئی اور وہ سورۃ الفلق اور سورۃ الناس ہیں"

یہ بہترین تعوذ بھی ہیں کہ جن کے ذریعے اللہ کی پناہ حاصل کی جاتی ہے۔

❖ آیت 2 ہر چیز کے شر سے بچانے والی سورۃ ہے یہ۔

❖ آیت 5

یہاں آپ دیکھیے

سارے شر کے بعد اور رات کے شر اور جادو کے شر کے بعد، حسد کے شر سے بھی پناہ مانگی گئی ہے۔ کیونکہ وہ انسان کو لے ڈوبتا ہے۔ یہ تو دلوں کا راز ہے ہمیں کیا پتہ کون ہم سے کون حسد کر رہا ہے۔ یہ تو اللہ کو پتہ ہے تو اس لیے ہمیں کیا کرنا چاہیئے؟ اللہ کی پناہ میں اپنے آپ کو دے دینا چاہیئے۔ وہ protection دیتا ہے پھر۔

سورۃ الناس

❖ آیت 3

اللہ رب العزت کی پناہ۔ تمام انسانوں کا رب، مالک اور الہ ہے۔ خطرے سے بچنے کے لیے تین صفات کے ذریعے پناہ پکڑی گئی ہے۔ اور پناہ ایک چیز سے لی گئی ہے۔ کیا؟

مِن شَرِّ ٱلْوَسْوَاسِ ٱلْخَنَّاسِ اس وسوسہ ڈالنے والے کے شر سے جو وسوسہ ڈال کر پیچھے ہٹ جاتا ہے۔ پھر آتا ہے، پھر جاتا ہے، پھر آتا ہے چھوڑتا ہی نہیں کمبخت شیطان، ابلیس۔ جو آخری وقت تک حتیٰ کہ جان نکل رہی ہوتی ہے اس وقت بھی آکر انسان کو بہکاتا ہے کہ اسے میں اپنے ساتھ جہنم میں لے جاؤں۔ بہت بڑا دشمن ہے۔

تو پورے قرآن کے اختتام پر شیطان کے ڈر اور وسوسے سے بچنے کے لیے کہا ہے اور یہ کیا ہیں؟ negative thoughts ہیں ہماری کہ جو ہمیں خیر کے کام سے روکتے ہیں۔

یاد رکھیے

جہاں کوئی بدگمانی آئے اللہ کے بارے میں، رسول کے بارے میں، ایمان والوں کے بارے میں، دین سکھانے والوں کے بارے میں جو ہمیں دین کی طرف آنے سے روک دے تو فوراً اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ فوراً مُعوَذتین پڑھیے۔ اس کا وار ہے، وہ چاہتا ہے کہ میں اس راستے کی طرف نہ جاؤں۔ تو یہ انسان کا دشمن نمبر ون ہے جس کو ہم دشمن سمجھتے ہی نہیں۔ اور یہ attack کرتا ہے سب سے قیمتی جگہ پر، سب سے قیمتی بڑے خزانے پر، دل پر جہاں ایمان ہے آپ کا، تقویٰ ہے، اخلاص ہے، نیتیں ہیں، ارادے ہیں، یہ سب کچھ آپ کے دل میں ہے۔ یہ بار بار آکر دل پر حملہ کرتا ہے اور آپ کے سینے کے آس پاس رہتا ہے تاکہ خزانہ چرا لے، آپ کے اندر ایمان کمزور کر دے، آپ کا عقیدہ خراب کر دے۔ اور آپ کے اندر عبادت کے معاملے میں ریاکاری ڈال دے۔ دل میں خود پسندی ڈال دے۔ اور پھر شیطان تو ویسے بھی خون کی طرح اندر گردش کرتا ہے۔ لیکن اس کی چالیں صرف وسوسے تک ہیں اگر ہم اس کے وسوسوں سے اور منفی خیالات سے بچ جائیں ہماری اصلاح ہو سکتی ہے۔

مومن شیطان کے وار کا مقابلہ کرتا ہے اللہ کے کلام کے ذریعے۔ مومن اپنے شیطان کو تھکا دیتا ہے۔

✷ نبی ﷺ نے فرمایا: "مومن اپنے شیطان کو اس طرح تھکا دیتا ہے جس طرح تم میں سے ایک آدمی سفر میں اپنے اونٹ کو تھکا دیتا ہے۔"

اور یہ شیطان کہاں کہاں ہوتے ہیں؟ (من الجنۃ والناس) جنوں میں سے بھی اور انسانوں میں سے بھی۔

تو ایسے دوست بھی شیطان ہیں جو آپ کو اللہ کی طرف جانے سے روکیں۔

تو کبھی یہ وسوسے انسانوں کی طرف سے بھی ہوتے ہیں۔ ہم بعض اوقات کسی مجلس سے اٹھتے ہیں تو ہمارے اندر ایک عجب سی پریشانی، بے چینی سی لاحق ہوتی ہے کیونکہ ایسی باتیں انسان سنتا ہے کہ جو اسکو دین سے دور کر دیتی ہیں۔

آپ دیکھیے کہ بعض اوقات آپ کے بچے ایسی کتاب پڑھتے ہیں، ایسی مجلس میں اپنے دوستوں کے ساتھ بیٹھتے ہیں کہ واپس آکر اللہ ہی کے بارے میں چیلنج کرنے لگتے ہیں، شک کرنے لگتے ہیں۔ اپنے آپ کو بھی اور بچوں کو بھی یہ دعائیں سکھایئے تاکہ وہ اللہ کی حفاظت میں ہوں۔

قرآن مجید کا آغاز سورۃ الفاتحہ سے ہوا۔

الحمدللہ رب العالمین سے ہوا۔

حمد کی بات ہوئی یہاں رب الناس کی پناہ لی ہم نے۔ وہاں الرحمٰن الرحیم مالک یوم الدین کی بات ہے۔

یہاں ملک الناس کی بات ہے۔ وہاں ایاک نعبد وایاک نستعین کی بات ہے۔ یہاں الٰہ الناس کی بات ہے۔

وہاں اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم کی بات ہے اور یہاں من شر الوسواس الخناس کی بات ہے الذی یوسوس فی صدور الناس کی بات ہے۔ وہاں غیر المغضوب علیھم ولا الضالین کی بات ہے۔ یہاں من الجنۃ والناس کی بات ہے۔

تو آغاز سے اختتام اللہ کے فضل اور رحمت کے ساتھ ہی ہوتا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِہٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ

سورۃ الفاتحہ کی تلاوت

دعا

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ إِنَّكَ أَنتَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْعَلِيمُ وَتُبْ عَلَيْنَآ إِنَّكَ أَنتَ ٱلتَّوَّابُ ٱلرَّحِيمُ

یارب جو کچھ کیا تو اسے اپنی لیے قبول فرمالے اور آئندہ بھی زیادہ سے زیادہ علم عطا فرما۔

رَّبِّ زِدْنِي عِلْمًا ، رَّبِّ زِدْنِي عِلْمًا

اللہ ہمارے نفع مند علم میں اضافہ فرما۔ اللہ ہم ہر لحہ علم میں آگے بڑھتے رہیں اور درجات کی بلندیوں تک پہنچیں اور اس کی حفاظت بھی فرمانا۔

یااللہ ہمارے والدین پر رحم فرما جنہوں نے ہمیں پیدا کیا، پالا پوسا، ہمارے لیے تکلیفیں برداشت کیں، ہمیں سکھایا پڑھایا۔

رَّبِّ زِدْنِي عِلْمًا - رَّبِّ زِدْنِي عِلْمًا

رَّبِّ ٱرْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا - رَّبِّ ٱرْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا

یااللہ ہم آئندہ بھی آپ سے خیر کی دعا کرتے ہیں، ہر طرح کا خیر تو ہم پر جاری کردے۔

رَبِّ إِنِّي لِمَآ أَنزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ

اللہ ہم ہر خیر کے محتاج ہیں اللہ تو ہمیں اپنی ہر خیر سے نواز، یارب تو ہمیں بہترین اولاد عطا فرما، بہترین رشتہ دار عطا فرما جو تو نے ہمارے لیے ہمارے رشتہ دار بنائے، ہمارے لیے ہمارے گھروں میں سکون پیدا کردے، ہمارے عزیزوں میں، ہمارے رشتہ داروں میں۔ یااللہ تو ہم سب کو نواز۔

یااللہ! تو ہم سب کو معاف کردے، ہم سب پر رحم فرما تو بہترین رحم کرنے والا ہے۔

یااللہ! تو ہم سب کے لیے اپنے پاس جنت میں گھر بنادے۔

رَبِّ ٱبْنِ لِي عِندَكَ بَيْتًا فِي ٱلْجَنَّةِ

یااللہ! دنیامیں بھی ہمیں سچائی کے مقام پر داخل کر اور سچائی کے مقام سے ہی نکال اور اپنے پاس سے مددگار قوتیں فراہم کر، نیکی کے جس کام کو ہم لیکر چلیں ہیں یااللہ! اس کو قبول کرلے، اس کے اندر بے پناہ برکتیں ڈال دے اور اس کی خیر میں دن بدن اضافہ ہوتا چلا جائے۔

یارب العالمین! توہمیں جہاں بھی لے جابرکت کے ساتھ لے جا، یااللہ! چاہے ہم اپنے گھر کے اندر ہوں یا باہر ہوں یااللہ! ہر جگہ ہم پر اپنی برکتوں کا نزول فرما۔

رَّبِّ أَنزِلۡنِي مُنزَلٗا مُّبَارَكٗا وَأَنتَ خَيۡرُ ٱلۡمُنزِلِينَ

یارب العالمین! ہر طرح کے حاسدوں سے مفسدوں سے، ہمارے دشمنوں سے ہمیں محفوظ رکھنا۔

رَبِّ ٱنصُرۡنِي عَلَى ٱلۡقَوۡمِ ٱلۡمُفۡسِدِينَ

اللہ سب سے بڑے دشمن سے محفوظ رکھنا۔

رَّبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنۡ هَمَزَٰتِ ٱلشَّيَٰطِينِ وَأَعُوذُ بِكَ رَبِّ أَن يَحۡضُرُونِ

یارب شیطان کی اکساہٹوں سے بچانا، یااللہ! اس بات سے بھی بچانا کہ وہ ہمارے پاس آئے اور ہمارے اندر وسوسے ڈالے۔

یارب العالمین! توہمیں بخش دے، ہم پر رحم فرما، اللہ ہمیں اور ہماری اولادوں کو نماز کا پابند بنادے، یااللہ! توہمارے دعائیں سن لے، ہماری اولاد کو ہدایت دے دے، اللہ ہمارے پیچھے انہیں ہمارا صدقہ جاریہ بنادے، اللہ ان کی نسلوں میں ایمان کو باقی رکھ۔

یارب العالمین! ہمیں بھی بخش دے، ہمارے والدین کو بخش دے، ہماری اولادوں کو بخش دے، ہمارے عزیزوں، دوستوں، رشتہ داروں کو بخش دے اور قیامت کے دن سارے مومنوں کو بخش دے۔

یارب العالمین! ہمیں دنیا اور آخرت میں بھی صالحین کا ساتھ عطا فرما اور ہمیں جنت کے وارثوں میں شامل کردے اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کرنا، اللہ ہمیں اپنی ساری نعمتوں پر شکر ادا کرنے والا بنا، جو تونے ہمیں عطا کیں، اور ہمارے والدین کو عطا کیں اور ہمیں اپنی رحمت کے ساتھ نیک بندوں میں شامل کرلینا، یااللہ! ہماری اولاد کی اصلاح کردے، انہیں ایمان نصیب فرما، یااللہ! انہیں تقویٰ عطا کر، انہیں حیاء عطا کر، توان کی حفاظت فرما، یااللہ! ان کے ایمان کی حفاظت فرما، اللہ انہیں ہمارا اطاعت گزار بنا، اللہ اپنے والدین کا وفادار بنا، یااللہ انہیں دین ایمان عطا فرما، انہیں دین ایمان پر فخر عطا فرما۔

رَبَّنَآ ءَاتِنَا فِي ٱلدُّنۡيَا حَسَنَةٗ وَفِي ٱلۡأٓخِرَةِ حَسَنَةٗ وَقِنَا عَذَابَ ٱلنَّارِ

اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچالے۔

رَبَّنَآ ءَاتِنَا مِن لَّدُنكَ رَحۡمَةٗ وَهَيِّئۡ لَنَا مِنۡ أَمۡرِنَا رَشَدٗا

ہمارے رب ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا کر اور ہمارے لیے ہمارے معاملے میں رہنمائی عطا فرما۔

رَّبَّنَا عَلَيۡكَ تَوَكَّلۡنَا وَإِلَيۡكَ أَنَبۡنَا وَإِلَيۡكَ ٱلۡمَصِيرُ

اے ہمارے رب ہم نے تجھ پر بھروسہ کیا، اور تیری طرف ہم نے رجوع کیا اور تیری ہی طرف ہم نے لوٹنا ہے توہمارا لوٹنا بہت خوشگوار کردینا، اللہ موت بہت آسان کردینا، اللہ قبر کے عذاب سے بچالینا، ہماری قبریں روشن کردینا، جنت کا باغ بنادینا۔

یارب العالمین! حشر کے دن امن کے ساتھ اٹھانا، اپنے عرش کا سایہ نصیب کرنا اور ہم پر اپنا نور تمام کردینا۔

رَبَّنَآ أَتۡمِمۡ لَنَا نُورَنَا وَٱغۡفِرۡ لَنَآۖ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيۡءٖ قَدِيرٞ

اے ہمارے رب ہمارے لیے ہمارا نور پورا کر دے، اور ہمیں بخش دے، یقیناً تو ہر چیز پر خوب قادر ہے۔

رَبَّنَا هَبۡ لَنَا مِنۡ أَزۡوَٰجِنَا وَذُرِّيَّٰتِنَا قُرَّةَ أَعۡيُنٖ وَٱجۡعَلۡنَا لِلۡمُتَّقِينَ إِمَامًا

اے ہمارے رب! ہمیں ہمارے ازواج، ہماری اولاد سے ہمیں آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور ہمیں متقین کا امام بنا۔

یا اللہ! ہماری اولاد کو ہر طرح کے شر سے محفوظ رکھ، ہر بیماری سے، گمراہی سے محفوظ رکھ، اللہ ہمارے بچوں کو ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک بنا دے۔

رَبَّنَآ أَفۡرِغۡ عَلَيۡنَا صَبۡرٗا وَتَوَفَّنَا مُسۡلِمِينَ

اللہ ہم پر صبر انڈیل دے، جو چیزیں ہمیں زندگی میں پسند نہیں، جو چیزیں ہمارے لیے مشکل ہیں یا اللہ! ان کے معاملے میں ہمیں صبر عطا کر اور ہمیں اس حال میں موت دے کہ ہم مسلمان ہوں، تجھ سے اچھا گمان رکھنے والے ہوں، آخری وقت میں لا الہ الا اللہ پڑھنے والے ہوں۔

اللہ! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ کرنا۔

رَبَّنَا لَا تُزِغۡ قُلُوبَنَا بَعۡدَ إِذۡ هَدَيۡتَنَا وَهَبۡ لَنَا مِن لَّدُنكَ رَحۡمَةًۚ إِنَّكَ أَنتَ ٱلۡوَهَّابُ

یا اللہ! ہمیں ایمان پر ثابت قدمی عطا فرما۔ اللہ ہمارے گناہوں کو بخش دینا، ہمیں آگ کے عذاب سے بچانا۔

یا اللہ! ہم بڑے گناہ گار ہیں حقیقت میں گناہ گار ہیں ہمارے منہ کی بات نہیں صحیح کہہ رہے ہیں کہ ہم اپنے خطاؤں کا اعتراف کرتے ہیں، اپنی کوتاہیوں کا، اپنی بھول چوک کا، اپنی ناسمجھی، کم عقلی، بے وقوفیوں کا، یا اللہ! جو ہم نے تیرے حق میں کوئی بھی کوتاہی کی تو ہمیں معاف فرما دے۔

رَبَّنَا ٱغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسۡرَافَنَا فِيٓ أَمۡرِنَا وَثَبِّتۡ أَقۡدَامَنَا وَٱنصُرۡنَا عَلَى ٱلۡقَوۡمِ ٱلۡكَٰفِرِينَ

اے ہمارے رب ہمارے لیے ہمارے گناہوں کو اور ہمارے معاملے میں ہماری زیادتیوں کو بخش دے، ہمیں ثابت قدم رکھ اور کافر قوم کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔

یا رب العالمین! ہمیں بخش دے، ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ہمارے دلوں میں ان لوگوں لے لیے کوئی کینہ نہ رکھ جو ایمان لائے۔

اے ہمارے رب! بے شک تو بہت شفقت کرنے والا ہے، نہایت رحم کرنے والا ہے،

یا رب العالمین! ہم نے ایک پکارنے والے کو سنا جو ایمان کے لیے پکار رہا تھا اے رب ہم ایمان لے آئے، اے ہمارے رب! ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہماری برائیاں ہم سے دور کر دے اور ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ فوت کرنا۔

رَبَّنَا فَٱغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرۡ عَنَّا سَيِّـَٔاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ ٱلۡأَبۡرَارِ

یا اللہ ہمیں وہ عطا کرنا جس کا تو نے اپنے رسولوں کے ساتھ وعدہ کیا ہے۔

رَبَّنَا وَءَاتِنَا مَا وَعَدتَّنَا عَلَىٰ رُسُلِكَ وَلَا تُخۡزِنَا يَوۡمَ ٱلۡقِيَٰمَةِۗ

قیامت کے دن رسوا نہ کرنا

إِنَّكَ لَا تُخۡلِفُ ٱلۡمِيعَادَ

اللہ قیامت کے دن جہنم کی آگ سے بچا لینا۔

رَبَّنَا ٱصۡرِفۡ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَۖ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا إِنَّهَا سَآءَتۡ مُسۡتَقَرًّا وَمُقَامًا

کیونکہ اس کا عذاب تو لازم ہونے والا ہے، بے شک وہ بری ٹھہرنے کی جگہ اور بری اقامت گاہ ہے۔

یارب العالمین! جس کو تونے آگ میں داخل کر دیا اس کو تو تونے رسوا کر دیا اور ظالموں کے لیے کوئی مددگار نہیں۔

یارب العالمین! ہمیں اور ہماری اولادوں کو بخش دینا اور جنت عدن میں داخل کر لینا۔

یا اللہ! ہمارے ازواج کو ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک بنا دے۔

یارب العالمین! ہمارے گھروں میں سکون پیدا کر دے، خوشیاں پیدا کر دے۔

یا اللہ دل تیرے ہاتھ میں ہے اللہ ان کے دل بدل دے، اللہ انہیں ان کے گھروں کے اندر سکون دے وہ باہر سکون نہ تلاش کریں۔

یارب العالمین! تو ہمارے بچوں کو گھروں کے اندر سکون دے، وہ گھروں کے باہر نہ جائیں۔

یارب العالمین! اپنے دین کے اندر اعتماد دے وہ اس دین سے باہر نہ جائیں،

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذۡنَآ إِن نَّسِينَآ أَوۡ أَخۡطَأۡنَاۚ رَبَّنَا وَلَا تَحۡمِلۡ عَلَيۡنَآ إِصۡرٗا كَمَا حَمَلۡتَهُۥ عَلَى ٱلَّذِينَ مِن قَبۡلِنَاۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلۡنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِۦۖ وَٱعۡفُ عَنَّا وَٱغۡفِرۡ لَنَا وَٱرۡحَمۡنَآۚ أَنتَ مَوۡلَىٰنَا فَٱنصُرۡنَا عَلَى ٱلۡقَوۡمِ ٱلۡكَٰفِرِينَ

یا اللہ! ہم سے مواخذہ نہ کرنا اگر ہم بھول جائیں یا خطا کر لیں، یا اللہ ہم پر بھاری بوجھ نہ ڈال جیسے تونے پہلے لوگوں پر ڈالے، اے اللہ! ہم سے وہ چیز نہ اٹھوا جس کی اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں، کوئی ایسا مسئلہ، کوئی ایسی مشکل، کوئی ایسی بیماری ہم پر نہ ڈالنا جس کو ہم اٹھا نہ سکتے ہوں۔

یارب العالمین! تو ہمیں بخش دے، ہم پر رحم فرما، تو ہمارا مددگار ہے تو کافر قوم کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔

یارب العالمین! تو جانتا ہے ہمارے غموں کو، ہمارے دکھوں کو، ہماری تکلیفوں کو، ہماری پریشانیوں کو، ہمارے اندر کی حالتوں کو یا اللہ! اس مجلس میں اور جو جو سن رہے ہیں تو ان سب کو دلوں سے واقف ہے یا اللہ! ہم سب اپنے غم کی شکایت صرف تجھ سے کرتے ہیں، یا اللہ! تو ہمارے غم دور کر دے، اللہ ہمارے دکھ دور کر دے، اللہ ہماری پریشانیاں دور کر دے، اللہ ہماری بیماریاں دور کر دے، تو ارحم الراحمین ہے تیرے لیے تو کچھ بھی مشکل نہیں یا اللہ! تو سارے بیماروں کو صحت دے، یا اللہ! تو سارے دکھی لوگوں کے دکھ دور کر دے۔

یارب العالمین! ہم جانتے ہیں کہ ہم نے ظلم کیے اپنی جانوں پر مگر تو بخشنے والا ہے، تو پاک ہے تو ہمیں بخش دے، تو ہمارے لیے کافی ہو جا، ہم تجھ ہی پر بھروسہ کرتے ہیں، تو رب العرش العظیم ہے تو عرش عظیم کا مالک ہے، تو آسمان و زمین کا پیدا کرنے والا ہے، تو ہی ہمارا دنیا اور آخرت میں دوست ہے تو ہمیں اسلام کی حالت میں موت دینا اور ہمیں صالحین کے ساتھ ملا دینا، اے اللہ! تو بادشاہت کا مالک ہے جسے چاہتا ہے بادشاہت عطا کرتا ہے جس سے چاہتا ہے چھین لیتا ہے، جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے، جسے چاہتا ہے ذلیل کرتا ہے، تیرے ہاتھ میں خیر و بھلائی ہے، بے شک تو ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے، تو رات کو دن میں داخل کرتا ہے، تو زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے تو مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے، تو جسے چاہتا ہے بے حساب رزق عطا کرتا ہے۔

یارب العالمین! تو ہمیں دنیا اور آخرت کی ذلت اور رسوائی سے بچا لینا۔

یارب العالمین! تو ہمیں ایمان والی زندگی اور ایمان پر موت عطا کرنا، یا اللہ! تو ہمیں دنیا اور آخرت میں بے حساب رزق عطا کرنا اور ہر ہر penny کو اپنے رستے میں خرچ کرنے کی، صحیح طور پر خرچ کرنے کی توفیق دینا۔

اللہ تو ہمیں دین کی سمجھ بوجھ عطا فرما، اللہ تو ہمیں معاف کر دے، اللہ ہمارا حساب آسان کر دینا، اللہ ہمارے دلوں کو دین پر جما کر رکھنا، یا اللہ! ہمارے دلوں کو اپنی اطاعت پر قائم کرنا، اللہ ہمیں نمازوں کی محبت دے دے، اللہ ہمارے لیے ہماری نمازیں آسان کر دے۔

یارب العالمین! ہمیں ہدایت دے دے، ہمیں تقوی دے دے، ہمیں پاکیزگی عطا کر، ہمیں غنا عطا کر، یا اللہ! ہمیں تزکیہ عطا کر دے، اللہ تیری رحمت سے امید ہے، اللہ تو ہمیں ہمارے نفس کے حوالے ہمیں نہ کرنا، ایک لمحے کے لیے بھی تو ہمیں ہمارے حوالے نہ کرنا اور ہمارے سارے حالات کی اصلاح کر دے۔

اللہ ہمیں علم نافع عطا کر، پاک رزق عطا کر، حلال رزق عطا کر، اللہ جو کوئی کسی مالی مشکل میں شکار ہے اللہ اسکی مشکل دور کر دے، اللہ قبولیت والا عمل نصیب کر دے، اللہ نفع مند علم عطا کر اور علم پر عمل کی توفیق دے اور ہمیں زیادہ علم عطا کر۔

یا اللہ! تو ہمارے گناہوں کو بخش دے یا اللہ ہمارے گھروں میں وسعت پیدا کر دے، اللہ ہمارے دلوں میں وسعت پیدا کر دے، ہمارے رزق میں برکت پیدا کر دے، تھوڑا بھی ہمیں بہت کافی ہو جائے۔

یارب العالمین! تو ہمیں بڑھاپے میں کسی کا محتاج نہ کرنا، اللہ کسی کا محتاج نہ کرنا، اللہ ایسی بیماریوں سے بچانا کہ ہم کسی کے محتاج ہوں، یا اللہ! دنیا اور آخرت کی قیدوں سے بچانا۔

یارب العالمین! رزق حلال عطا کرنا، کسی انسان کا محتاج نہ کرنا، یا اللہ! تو ہمیں ہمارا رزق ہمیں اپنی جناب سے عطا کر، ہمیں لوگوں کا محتاج نہ کر، اللہ ہمارے لیے آسانی پیدا کر دے، ہر معاملے میں آسانی۔

اَللّٰھُمَّ لَا سَھْلَ اِلَّا مَا جَعَلْتَهُ سَھْلًا، وَأَنْتَ تَجْعَلُ الْحَزْنَ اِذَا شِئْتَ سَھْلًا

اے اللہ! کوئی کام آسان نہیں مگر جسے تو آسان کر دے وہ آسان ہو جاتا ہے، اللہ ہماری ساری مشکلات آسان کر دے، اللہ ہماری ہر مشکل آسان کر دے، اللہ مشکلات کا حل تو صرف تیرے پاس ہے، صرف تیری طرف رجوع کرتے ہیں، تو ہماری ساری مشکلیں دور کر دے۔

اللہ ہمارے گناہوں کو معاف کر دے، اللہ چھوٹے بڑے، پچھلے، اگلے، سارے کے سارے، اللہ جو چھپ کے کیے، جو سب کے سامنے کیے اللہ سارے ہی گناہ معاف کر دے۔

اللہ ہمیں برے اخلاق سے بچا، اللہ ہمیں برے اعمال سے بچا، بری خواہشات سے بچا، اللہ ہمیں قرضے کے غلبے سے بچا، اللہ ہمیں دشمن کے غلبے سے بچا، اللہ دشمنوں کے ہنسنے سے بچا، اللہ شرک سے بچا، اللہ اس شرک سے جسے ہم جانتے ہیں، اور اس شرک سے بھی جسے ہم جانتے بھی نہیں ہیں۔

اے اللہ! ہمیں فقر، قلت، ذلت سے بچا، ظلم سے بچا، نہ ہم کسی پر ظلم کریں، نہ کوئی ہم ظلم کرے۔

یارب العالمین! ہمارا انجام ہر معاملے میں اچھا کرنا اور ہمیں دنیا اور آخرت کی رسوئی سے بچالینا۔

أَعُوْذُ بِاللهِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرَكِ الشَّقَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ

اے اللہ! میں آزمائش کی سختی سے تیری پناہ مانگتا ہوں، بد بختی کے پالینے سے پناہ مانگتا ہوں، یااللہ! تو بری تقدیر سے اور دشمنوں کے خوش ہونے سے بچالے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّیْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ

اے اللہ! ہم تیری پناہ چاہتے ہیں دکھ اور غم سے، عاجزی اور سستی سے، بخل اور بزدلی سے، قرض کے بوجھ سے اور لوگوں کے دباؤ سے، اللہ لوگوں کے دباؤ کو ہم سے ہٹالے، یااللہ! تو ہمارے لیے آسانیاں پیدا کردے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّی أَعُوْذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِیَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِیْعِ سَخَطِكَ

اے اللہ! بے شک میں تیری پناہ لیتا ہوں اس بات سے کہ تیری (دی ہوئی) کوئی نعمت مجھ چھن جائے اور تیری (دی) ہوئی عافیت پلٹ نہ جائے اور تیری سزا اچانک وارد نہ ہو اور ہو قسم کی تیری ناراضگی سے پناہ چاہتے ہیں۔

یارب العالمین! تو ہمیں برے دن سے بچا، بری رات سے بچا، بری گھڑی سے بچا، برے دوست سے بچا، برے ہمسایے سے بچا، اللہ ہماری خطاؤں کو معاف کردے، اللہ ہماری زیادتیاں معاف کردے، اللہ ہمیں ہر طرح کی خیر عطا کر، جلد ملنے والی بھی اور دیر سے ملنے والی بھی، جسے ہم جانتے ہیں اور جسے ہم جانتے بھی نہیں یااللہ! تو ہمیں وہ خیر عطا کر، اور یارب! ہر طرح کے شر سے تو ہمیں بچالے، جلدی آنے والا، اور دیر سے آنے والا، جسے ہم جانتے ہیں، اور جسے ہم جانتے بھی نہیں، اے اللہ! تجھ سے ہم ہر اس خیر کا سوال کرتے ہیں جس کا سوال تیرے نبی ﷺ نے کیا اور ہر شر سے تیری پناہ چاہتے ہیں جس سے پناہ تیرے حبیب محمد ﷺ نے مانگی، اللہ تجھ سے جنت کا سوال کرتے ہیں، جنت الفردوس عطا فرما۔

یارب العالمین! ہر اس قول و عمل کی توفیق دے جو جنتوں میں لے جائے اور اللہ جہنم سے بچالینا، جہنم کی آگ اور جہنم کے شعلوں سے بچالینا، یارب العالمین! تو ہمیں اپنی پسند کا بنالے، یااللہ! تو ہمیں اپنا دیدار کروانا، اللہ ہمیں اپنے دیدار سے محروم نہ کرنا۔

اَللّٰھُمَّ اَسْاءَ لُکَ لَذَّةَ النَّظْرِ اِلٰی وَجْھِکَ وَ الشَّوْقِ اِلٰی لِقَاءِکَ

اللہ اپنی ملاقات کا شوق دے دے، اپنی ملاقات کا خوف نہ دینا۔

یارب العالمین! تو ہمیں بخل سے بچا، بزدلی سے بچا، بڑھاپے سے بچا، دنیا اور آخرت کے فتنے سے بچا، قبر کے فتنے سے بچا، یارب العالمین! اپنی رضا عطا فرما، اپنی سزا سے بچا، یارب العالمین! ہم سب تیری تعریف کرتے ہیں، جس کا تو مستحق، اللہ تو ہمارے اگلے، پچھلے گناہوں کو معاف کردے، یااللہ گر کر مرنے، ڈوب کے مرنے، دب کے مرنے، جل کر مرنے سے تیری پناہ چاہتے ہیں، اللہ شیطان موت کے وقت قریب نہ پھٹکے اس سے تیری پناہ چاہتے ہیں، یااللہ! زہریلے جانوروں کے ڈس کر مرنے سے تیری پناہ چاہتے ہیں، اے اللہ! ہمارے دین کو درست کردے، اور ہماری دنیا کو درست کردے، ہماری آخرت کو درست کردے اور ہماری موت کو ہمارے لیے ہر شر سے خیر کا ذریعہ بنادے۔

یااللہ! ہم تجھ سے سوال کرتے ہیں نیکیاں کرنے کا، برائیاں چھوڑنے کا، اللہ ہمیں توفیق دے، مسکینوں سے محبت عطا کردے ہمیں، یارب العالمین! جب کسی قوم کی آزمائش کا ارادہ ہو تو ہمیں اس سے بچالینا، اللہ ہم تیری محبت مانگتے ہیں اور ہر اس شخص کی محبت جو تجھ سے محبت کرتا ہے، ہر اس کام کی محبت مانگتے ہیں جس سے تو محبت کرتا ہے۔

یارب العالمین! تو اختلافات میں ہمیں سیدھی راہ دکھانا، ہمیں بھٹکنے سے بچانا، ہمیں منفی خیالات سے بچانا، ہمیں ہمارے نفس کے شر سے بچانا، عاجزی اور سستی سے بچانا، بخل اور جبن سے بچانا، یا اللہ بزدلی سے بچانا، بڑھاپے سے بچانا، سنگدلی اور غفلت سے بچانا، مفلسی، ذلت اور مسکنت سے بچانا، فقر اور کفر اور فسق سے بچانا، شقاق اور نفاق اور اختلاف سے بچانا، ریاکاری اور شہرت سے بچانا۔

یارب العالمین! تو ہمیں ہر طرح کی جسمانی بیماریوں سے، گونگے پن، بہرے پن، اندھے پن، جزام، برص، اور بری بری بیماریوں، کینسر اور ہر چیز سے بچالینا، یا اللہ! جو مبتلا ہو چکے ہیں انہیں شفاء عطا فرما، یا اللہ! سارے بیماروں کو شفاء عطا فرما، یا اللہ ہمیں برے ہمسایے سے بچانا، یارب العالمین! ہمیں برے ساتھیوں سے بچانا کہ جو ہمیں زندگی میں ہی بوڑھا کر دیں، یارب العالمین! تو ہمیں ایسے انسانوں سے بچانا جو ہمیں دھوکہ دیں، یا اللہ! تو ہمیں اپنا فضل عطا فرما۔

یا اللہ! ہم تیرے ہر نام کے ساتھ سوال کرتے ہیں، جس کو تو اپنے پاس رکھا یا اپنی کتاب میں رکھا یا کسی انسان کو سکھایا یا علم غیب میں رکھا، یا اللہ! تو قرآن کو ہمارے دلوں کی بہار بنادے، ہمارے سینوں کا نور بنادے، ہمارے غموں کو دور کرنے کا ذریعہ بنادے اور ہمارے سارے افکار دور کر دے، یا اللہ! تو ہمارے دل میں نور، آنکھوں میں نور، کانوں میں نور، دائیں نور، بائیں نور، اوپر نور، نیچے نور، آگے نور، پیچھے نور، ہر طرف نور ہی نور بنادے، اللہ ہمارے اندر نور، زبان میں نور، پٹھوں میں، گوشت میں، خون میں، بالوں میں، جلد میں، نفس میں ہر طرف نور ہی نور کر دے، یا اللہ! ہمیں روشنیوں میں رکھنا، ہر طرح کے اندھیروں سے بچانا، اللہ تو ہماری مدد فرمانا، ہمارے خلاف کسی کی مدد نہ کرنا۔

یا اللہ! تو ہمیں اپنا شکر گزار بنالے، ہمیں اپنا ذکر کرنے والا بنادے، اپنی طرف رجوع کرنے والا، یا اللہ! ہماری توبہ قبول کرلے، یا اللہ! ہمارے گناہوں کو دھو دے، یا اللہ! ہماری زبان کو درست کر دے، ہمارے دل کو ہدایت دے دے د، ہمارے دلوں کے کینے اور بغض نکال دے۔

یارب العالمین! ہمارے سارے قرضے چکادے، یارب العالمین! ہمیں اپنی رضا سے نواز، یا اللہ! ہمیں ایسی نعمتیں عطا کر جو کبھی ختم نہ ہوں، اللہ اپنے چہرے کا دیدار نصیب فرمانا اور اپنی ملاقات کا شوق عطا فرمانا، یارب العالمین! ہمیں بہترین دعاؤں کی توفیق عطا فرما، اور جو دعائیں ہم تجھ سے کریں تو اسے قبول فرمالے، یا اللہ! ہمارے سارے بوجھ ہم سے دور کر دے، ہمیں آپس میں محبت عطا فرما، یا اللہ! ہمارے گھروں میں محبت پیدا کر دے، یا اللہ! ہمارے دوستوں میں، ہمارے اداروں میں، ہماری مسجدوں میں، جہاں بھی لوگ مل کر دین کا کام کرتے ہیں ان کے اندر محبت پیدا کر دے، اتفاق پیدا کر دے، ہر طرح کی فواحش سے بچالے، ہر طرح کی برائیوں سے بچالے۔

اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُوْلُ بِهِ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعْصِيَتِكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهِ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِيْنِ مَا تُهَوِّنُ بِهِ عَلَيْنَا مَصَآئِبَ الدُّنْيَا اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّاتِنَا مَا اَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا، وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلَى مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيْبَتَنَا فِيْ دِيْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا، وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَّا يَرْحَمُنَا

اے اللہ! تو ہمیں اپنا ایسا خوف عطا فرما جو ہمارے اور تیری نافرمانی کے درمیان حائل ہو جائے، ایسی اطاعت کی توفیق عطا فرما جو ہمیں تیری جنت تک پہنچادے، ایسا یقین عطا کر جس سے ہماری دنیا کی مصیبتیں ہم پر آسان ہو جائیں۔ اے اللہ تو جب تک ہمیں زندہ رکھے تو ہمارے کانوں آنکھوں اور قوتوں سے ہمیں فائدہ پہنچا اور

انہیں ہمارا وارث بنا اور ہمارا انتقام اس پر ڈال جس نے ہم پر ظلم کیا اور ہم پر زیادتی کرنے والوں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما اور ہمارے دین کے بارے میں ہم پر مصیبت نہ ڈال، دنیا کو ہمارا سب سے بڑا غم نہ بنا اور دنیا کو ہمارے علم کی انتہا نہ بنا اور کسی کو ایسے ظالم کو ہم پر مسلط نہ کرنا جو ہم پر رحم نہ کرے۔

یارب العالمین! ہم تجھ سے تیری رحمت کی دعائیں کرتے ہیں۔

يَا حَيُّی يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ نَسْتَغِيْثُ

يا ذا الجلال و الاكرام بيدک الخير و انت على كل شئ قدير

أَن لَّآ إِلَٰهَ إِلَّآ أَنتَ سُبۡحَٰنَكَ إِنِّي كُنتُ مِنَ ٱلظَّٰلِمِينَ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْکَ لَہٗ ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰی كُلِّ شَیءٍ قَدِيْرٌ

یااللہ ! یہ صرف اور صرف تیری توفیق سے ہوا، اللہ جتنے بھی آنے والے ہیں سب کا آنا قبول فرما، یااللہ! ان سب کو اس کتاب کی برکتیں نصیب فرما، یااللہ! ان سب دعاؤں کا فیض ان کو نصیب فرما، یااللہ! ہمیں اپنے قریب کرلے، ہمیں اپنے رستے پر ڈال دے، یااللہ! ہمیں حقیقی کامیابیاں عطا فرما، اللہ ہماری اولاد کی مشکلات دور کردے، اللہ جو فوت ہو چکے ہیں ان کی بخشش فرما، اللہ جو ہمارے والدین، عزیز، دوست اور رشتہ دار فوت ہو چکے ہیں ان سب کی بخشش کردے، اللہ ان کی قبروں کو نور سے بھر دے، اللہ ان کے ہر تکلیف کو دور کردینا، اللہ جو زندہ ہیں ان کی بھی ہر تکلیف کو دور کردینا، یارب العالمین! ہمارے جتنے بھی پیارے دنیا سے گزر چکے ہیں ان سب کو معاف کردے، اللہ ہم تجھ سے تیری رحمت کے واسطے سے سوال کرتے ہیں، اللہ ہمارے سب پیاروں کو معاف کردے، اللہ جو زندہ ہیں اور جو فوت ہو چکے ہیں سب کو معاف کردے، اللہ تیرے لیے معاف کرنا کچھ مشکل نہیں ۔

اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ كَرِيْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ ، فَاعْفُ عَنّا

اللہ ہم سب کو معاف کردینا، اللہ ہم سب کو معاف کردینا،

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّآۖ

یااللہ! اس کام میں جس نے جو بھی حصہ ڈالا، جو اپنا وقت لگایا ہے، جو اپنی جان لگائی ہے، جو اپنا مال لگایا ہے، جنہوں نے یہ بلڈنگ بنائی، جنہوں نے یہ سارے کام کیے، یااللہ! وہ جتنے بھی لوگ جو آج یہاں موجود ہیں اور نہیں بھی ہیں جو یہاں سے پڑھ کر گئے یااللہ! ان سب کی زندگیوں میں خیر و برکت ڈال دے اور ان کو اجر عظیم سے نواز، اللہ سب آنے والوں کے دلوں کے اندر جو دعائیں ہیں، یہ جتنی بہنیں آج دعا کے لیے آئی ہیں اللہ ان کی دعائیں قبول کرلے اور ان کو اس مجلس کی خیر و برکت نصیب فرما، یارب العالمین! ہم سب پر اپنی رحمتیں نازل فرما اور تو ہم سب سے راضی ہو جا۔

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّآۖ إِنَّكَ أَنتَ ٱلسَّمِيعُ ٱلۡعَلِيمُ وَتُبۡ عَلَيۡنَآۖ إِنَّكَ أَنتَ ٱلتَّوَّابُ ٱلرَّحِيمُ

و صلى الله تعالى عَلى خير خلقہ محمد وعلى آلہ و اصحابہ اجمعين وبرحمتک و الرحم الراحمين

آپ کے اپنے دل میں جو ذاتی دعائیں ہیں تھوڑی دیر آپ ان کو بھی مانگ لیجیے جو آپ کسی کا نام لیکر کرنا چاہتے ہیں یا مانگنا چاہتے ہیں۔

رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّآ رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّآۖ رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّآۖ

آپ سب کے آنے کا بہت بہت شکریہ اللہ تعالی آپ کا آنا قبول کرے، آپ کی دعائیں قبول کرے، آپ کی مشکلات آسان فرمائے، اور آئندہ بھی آپ کو خیر اور بھلائی کے رستوں پر دوڑائے اور اس پر استقامت عطا فرمائے، اور میری طرف سے کوئی غلطی ہوئی ہو، کسی کو کوئی تکلیف پہنچی ہو تو پلیز معاف کر دیجیے گا۔

جزاکم اللہ خیرا کثیرا۔

اکیڈمک ڈپارٹمنٹ

(کراچی ریجن)